REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۵　　شمارہ ۱۵

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ وّانتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائبین:- بشارت احمد حیدر، شکیل احمد طاہر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

Ahmadiyya Markazi ... Receipt No 8 ... Date

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۹ شہادت (اپریل)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ... ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران موصول ہونے والی تازہ اطلاع کے مطابق حضور پُرنور بفضلہ تعالیٰ ... اور مہماتِ دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب جماعت اپنے ... امام ہمام کی صحت و سلامتی اور مقاصدِ عالیہ میں کامیابی کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

● ـ محترمہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بوجہ پیرانہ سالی علیل رہتی ہیں۔ صحت و سلامتی اور برکتوں سے معمور طویل زندگی کے لئے احباب کرام دُعائیں کرتے رہیں۔

● ـ ہفتہ زیرِ اشاعت ربوہ سے آمدہ اطلاع کے مطابق محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب، محترمہ امۃ الحمید صاحبہ بنت محترم حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ اور محترم مرزا حمید احمد صاحب پسر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضؓ بیمار ہیں۔ سب کی کامل صحت کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

● ـ مقامی طور پر جملہ احباب جماعتِ احمدیہ قادیان خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

---

۲۹ رجب ۱۴۰۶ھ　　۱۰ شہادت ۱۳۶۵ہش　　۱۰ اپریل ۱۹۸۶ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے

اسیران و شہدائے راہِ مولیٰ کے متعلقین و پسماندگان کی فلاح و بہبود کے لئے جماعتی طور پر،

ایک نئی بابرکت مالی تحریک "سیدنا بلال رضؓ فنڈ" کے قیام کا اعلان

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے تازہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ مارچ ۱۹۸۶ء میں فرمایا:-

"بعض دوستوں کی طرف سے بار بار یہ اصرار ہوتا رہا ہے کہ شہداء کے لئے ایک مستقل فنڈ اکٹھا ہونا چاہیئے۔ پہلے تو میری طبیعت میں یہ تردد رہا اس خیال سے کہ یہ تو اُن کے حقوق ہیں۔ اور جماعت کی جو بھی آمد ہے اس میں اولین حق اُن لوگوں کا شامل ہے۔ اس لئے الگ تحریک کرنے سے اُنہیں جذباتی تکلیف نہ ہو۔ دُعا بھی کرتا رہا۔ مگر اب مجھے اس بارہ میں شرح صدر ہو گیا ہے۔ چونکہ یہ ہرگز صدقہ کی تحریک نہیں بلکہ جو شخص اس میں حصہ لے گا وہ اعزاز سمجھے گا اس بات کو کہ مجھے جتنی خدمت کرنی چاہیئے تھی اُتنی نہیں تو ایک بہت معمولی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ اور اس لئے کہ بہت سے لوگوں کی طرف سے بے اختیار بار بار یہ کہا جا رہا ہے کہ ہم بے چین ہیں۔ ہم کسی رنگ میں خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں موقعہ دیا جائے۔ اور چونکہ جماعت کی ایسی تربیت ہے کہ انفرادی طور پر ایسے لوگوں کو ایسے خاندانوں سے تعلق رکھ کر رقمیں دینے کو مناسب نہیں سمجھا جاتا۔ اس میں بہت سی قباحتیں ہیں۔ اس لئے خدمت کی تڑپ رکھنے والوں کے لئے یہی رستہ باقی رہتا ہے کہ نظامِ جماعت اُن کو موقعہ دے۔ اس لئے آج میں اس تحریک کا اعلان کرتا ہوں۔ پوری طرح شرح صدر اور محبت کے جذبہ سے جو دینا چاہتا ہے وہ دے گا۔ ادنیٰ سا بھی تردد یا بوجھ ہو تو وہ ہرگز نہ دے۔ اُس پر لازم ہے کہ وہ نہ دے۔ یہ ایک خاص نوعیت کی تحریک ہے۔ جس میں بشاشتِ طبع ہی ضروری نہیں بلکہ طبیعت کا دباؤ ضروری ہے۔ دِل سے بے قرار تمنا اُٹھ رہی ہو ایک خواہش پیدا ہوئی ہو کہ میں اس میں شامل ہوں۔ پھر خواہ کسی کو آنہ دینے کی بھی توفیق ہو وہ بھی عظیم دولت ہے۔ وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑی سعادت ہوگی۔ تو میں اس تحریک کا اعلان کرتا ہوں۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مالی تحریک کا نام

"سیدنا بلال رضؓ فنڈ"

تجویز فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا مندرجہ بالا ارشاد بذریعہ سرکلر لیٹر جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے عہدیدارانِ مال کی خدمت میں بھجواتے ہوئے درخواست کی گئی ہے کہ مہربانی فرما کر حضور کی طرف سے جاری فرمودہ اس بابرکت تحریک سے جملہ افرادِ جماعت کو آگاہ کر کے اُن کے وعدہ جات اور وصولی کی اسم وار فہرست جلد از جلد نظارت بیت المال (آمد) میں بھجوا کر ممنون فرمادیں۔ اور آئندہ بھی وعدہ جات اور وصولی کی رقوم "سیدنا بلال رضؓ فنڈ" میں مرکز کو بھجواتے وقت اسم وار تفصیل سے نظارت ہذا کو مطلع فرماتے رہیں۔ شکریہ۔ اور کوشش کریں کہ جماعت کا کوئی فرد محض لاعلمی کی وجہ سے اس بابرکت تحریک میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کی عظمت اور شان و شوکت کے لئے زیادہ سے زیادہ مالی قربانیاں کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساڑی مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۰ شہادت ۱۳۶۵ ہش

"اُٹھو نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں"

اداریہ کا جو عنوان ہم نے باندھا ہے یہ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے۔ نہایت سادہ اور واضح عبارت ہے۔ قیامت کے نمونے دیکھنے کا تعلق نمازیں پڑھنے کے ساتھ باندھا گیا ہے ـــــ سوال یہ ہے کہ قیامت کیا چیز ہے؟ عام طور پر یہی مشہور ہے کہ جب اس دنیا کی صف لپیٹ دی جائے گی تو گویا قیامت واقع ہو جائے گی۔ لیکن قرآن کریم میں اس لفظ کو بہت وسیع معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ چنانچہ قرآن و حدیث کی روشنی میں قیامت کے مندرجہ ذیل معانی ثابت ہوتے ہیں:-

- ایک شخص کی موت کو بھی قیامت کہا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے قوم کی موت اور تباہی بھی قیامت کہلاتی ہے۔
- بعث بعد الموت کو قیامت کہا جاتا ہے۔
- نبی کی بعثت اور اس کے ذریعہ رونما ہونے والی بعثتِ روحانی کو بھی قیامت کہا گیا ہے۔
- نبی پر ایمان لانے والوں کی ترقی کے لئے بھی قیامت کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔
- نبی کے دشمنوں کی تباہی کے لئے بھی قیامت کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

(تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں تفسیر کبیر مؤلفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ تفسیر سورۃ النبأ اور تفسیر سورۃ التکویر)

لغوی طور پر قیامت کے معنے کھڑے ہونے کے ہیں۔ لیکن مذکورہ وضاحت سے معلوم ہوا کہ شرعی اصطلاح میں ہر ایسے عظیم انقلاب کو جو عدم کو وجود کا اور وجود کو عدم کا لباس پہنا دے "قیامۃ" کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یہ عظیم انقلاب مادی لحاظ سے بھی ہو سکتا ہے اور روحانی لحاظ سے بھی۔ انفرادی لحاظ سے بھی اور اجتماعی لحاظ سے بھی۔ اور بعثتِ روحانی جو اس دنیا میں رونما ہوتا ہے بعث بعد الموت پر ایک دلیلِ قاطع ہے۔

نماز کے لئے بھی قرآن کریم میں اقیموا الصلوٰۃ یعنی اقامتِ صلوٰۃ کا محاورہ استعمال کیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اسلامی نماز کو اگر کوئی پوری شرائط کے ساتھ ادا کرے تو اس کی ذات میں روحانی طور پر ایک قیامت وارد ہو جاتی ہے۔ ایک نئی زندگی اس کو عطا ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کامل نماز کے نتیجہ میں ظاہر ہونے والی ایک مومن کی خَلقِ آخر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اور مومن اپنے اندر محسوس کر لیتا ہے کہ ایک نئی روح اس کے اندر داخل ہو گئی ہے۔ جو پہلے نہیں تھی۔ اس روح کے ملنے سے ایک عجیب سکینت اور اطمینان مومن کو حاصل ہو جاتی ہے۔ اور محبتِ ذاتیہ ایک فوارے کی طرح جوش مارتی اور عبودیت کے پودہ کی آبپاشی کرتی ہے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صـ۲۱۵)

اجتماعی طور پر بعثِ روحانی کے لحاظ سے قیامت کا مفہوم اس وقت صادق آتا ہے جبکہ پوری جماعت من حیث الجماعت نفسِ زکیہ بن جائے۔ جیسا کہ انسانِ کامل سید نا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں اس عظیم روحانی انقلاب کا دنیا نے مشاہدہ کیا ـــــ آج بھی اسی زندہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت اور قوتِ قدسیہ کے طفیل اسی طرح کا روحانی انقلاب رونما ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ جماعت احمدیہ اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اس مؤثر تلقین پر عمل پیرا ہو جائے جو قیامِ نماز کے سلسلہ میں آپ مسلسل فرما رہے ہیں۔ اور بفضلہٖ تعالےٰ جماعت کے اندر اس جہت سے ایک پاکیزہ انقلاب رونما ہو رہا ہے جس کی ایک جھلک خدا تعالیٰ نے ہمارے پیارے امام کو دکھلا دی ہے۔ جبکہ آپ نمازِ تہجد پڑھتے ہوئے قریباً ایک گھنٹے تک کشفی حالت میں "حمید الرحمٰن" کی صورت میں خدا کے حضور راز و نیاز کرتے رہے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰-۱۲-۸۵ - بدر ۱۳-۲-۸۶)

جماعتِ احمدیہ حقیقی نماز کی ادائیگی کے نتیجہ میں جب ایسی روحانی قیامت سے ہمکنار ہو جائے گی تو قطع نظر اس کے کہ مخالفین کی ناکامی و تباہی کی صورت میں قیامت کب آتی ہے، موجودہ ابتلاء کے دور میں بھی جبکہ پتھر کا کلیجہ پانی ہوتا ہے، جماعتِ احمدیہ خدائے رحمٰن کی حمد کے ترانے گاتی رہے گی۔

یہاں یہ وضاحت بھی کر دینا ضروری ہوگا کہ مذکورہ الہام کی پوری عبارت یوں ہے

"زلزلہ آیا اُٹھو نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں"۔

خدا تعالےٰ ہمیں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک اقامتِ صلوٰۃ پر پوری تندہی کے ساتھ عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ان حقیقی نمازوں کے نتیجہ میں ہم انفرادی اور اجتماعی طور پر بعثِ روحانی سے ہمکنار ہو جائیں۔ اور اگر الہامِ الٰہی کے ظاہری الفاظ کی صورت میں بھی کسی قیامت کے ظہور سے اصلاحِ اُمت مقدر ہے تو خدا تعالیٰ ہمیں ہر شر کے پہلو سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اس الہام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"پس میں احمدیوں سے یہ کہتا ہوں کہ اُٹھو نمازیں پڑھو۔ یہی تمہارے ہتھیار ہیں۔ تم ان روحانی ہتھیاروں کو استعمال کرو۔ پہلے سے بڑھ کر خدا کی عبادتوں میں شغف دکھاؤ۔ پہلے سے زیادہ بڑھ کر ان عبادتوں میں اپنے دلوں کو نرم کرو۔ اپنی روحوں کو گداز کرو۔ اور خدا کے حضور گریہ کا شور مچا دو۔ خدا کے حضور اپنی عاجزی اور درد کی حالت اور بیکسی کی حالت کو پیش کرو۔ اور پھر دیکھو کہ خدا کی قسم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام ہمارے حق میں پورا کر کے دکھایا جائے گا

آؤ اُٹھو نمازیں پڑھیں اور قیامت کے نمونے دیکھیں۔"

محمد انعام غوری قائمقام ایڈیٹر

جس سے بپا ہو حشر وہ آؤ پڑھیں نماز

مومن کے دل کی چاہت و راحت نماز ہے
جو یار سے ملائے، عبادت نماز ہے

اللہ کو پکارنے کا بہترین طریق
ہم سب پہ اپنے رب کی عنایت نماز ہے

اہلِ وفا کی قوت و عظمت اسی میں ہے
مغزِ دعا و روحِ حلاوت نماز ہے

فرما چکے ہیں مصطفےٰؐ معراجِ مومنیں
آنکھوں کی ٹھنڈک اور طراوت نماز ہے

وہ جس سے ہو معاشرہ پاکیزہ و حسیں
بخشے جو اتقاء و طہارت نماز ہے

ظاہر ہے اس سے سب پہ ضرورت امام کی
کیا بے امام بھی، باجماعت نماز ہے؟

احساسِ وقت روز دلاتی ہے پانچ بار
اے کاروانِ شوق! وہ ریاضت نماز ہے

جس کے قیام سے ہی وابستہ ہے حیات
وہ رازِ زندگی، وہ قیامت نماز ہے

تحمیدِ ذاتِ حق، شاہِ کونینؐ پر سلام
جس میں ہے اس دعا سے عبارت نماز ہے

جس سے بپا ہو حشر، وہ، آؤ پڑھیں نماز
اقرب ہو جس سے فتح کی ساعت نماز ہے

دیکھو! بلا رہے ہیں جہاں پر امامِ وقت
حصنِ حصین وہی تو عمارت نماز ہے

محتاجِ دعا:- میر عبدالرحمٰن۔ یاری پورہ (کشمیر)

بہت دُعا کریں کہ میرا اور اس پیاری جماعت کا سر ہر ابتلاء میں بلند رہے اور کبھی غیر اللہ کے سامنے نہ جھکے

اسیرانِ راہِ مولیٰ کے بارے میں پیارے آقا کا پیار بھرا، درد میں ڈوبا، دُعاؤں سے لبریز ایک مکتوب

پاکستان میں ساہیوال اور سکھر کے بے بنیاد اور جھوٹے مقدمات کا سفاکانہ اور ظالمانہ فیصلہ چار معصوموں کی سزائے موت اور باقیوں کو عمر قید کی صورت میں سُنایا گیا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۱ر فروری ۱۹۸۶ء کے خطبہ جمعہ میں ساہیوال کیس اور ۷ر مارچ ۱۹۸۶ء کے خطبہ جمعہ میں سکھر کیس اور اس کے فیصلے کا جو تجزیہ فرمایا ہے اور جماعت احمدیہ کے ردِ عمل کا جس ایمان افروز رنگ میں تذکرہ فرمایا ہے وہ سننے اور ذہنوں میں مستحضر رکھنے سے تعلق رکھتا ہے ـــــ ذیل میں پیارے آقا ایدہُ اللہ الودود کا وہ مکتوب شائع کیا جا رہا ہے جس میں حضور انور نے محترم محمد الیاس مُنیر صاحب سلمہُ اللہ کے والد محترم محمد اسمٰعیل مُنیر صاحب کو مخاطب کر کے اسیرانِ راہِ مولیٰ اور اُن کے اقرباء کی قابلِ رشک قربانیوں کے تئیں اپنے دلی جذبات کا اظہار فرماتے ہوئے جماعت کو صبر و استقامت اور دُعاؤں کی تلقین فرمائی ہے۔

ساتھ ہی اسیرانِ راہِ مولیٰ کا بھی ایک مکتوب درج کیا جا رہا ہے جو اس امر کا ثبوت ہے کہ بفضلہ تعالیٰ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مُبارک اور مؤید من اللہ قیادت میں جماعتِ احمدیہ کلمہ طیبہ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" کی ظاہری و باطنی حفاظت کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار ہے۔ فالحمد للہ علیٰ احسانہ وتوفیقہ۔

(قائم مقام ایڈیٹر)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؁ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

خُدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَالنَّاصِرُ

19-2-1365/1986

پیارے برادرم اسمٰعیل مُنیر صاحب!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

جب سے نمرودِ وقت نے ساہی وال کیس کا انتہائی ظالمانہ اور بہیمانہ فیصلہ سُنایا ہے میرے دِل کا حال ناقابلِ بیان ہے۔ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ۔

آپ جانتے ہی ہیں کہ میرا رُوحانی بیٹا الیاس مُنیر سلمہ اللہ مجھے کتنا پیارا ہے۔ ایک طرف اس کی عظیم سعادت پر رشک آ رہا ہے تو دوسری طرف بشری کمزوری نے دِل کا وہ حال کر رکھا ہے کہ اظہار ممکن نہیں۔

ہر چند کہ ہم اُس وقت تک کہ خُدا تعالیٰ کی تقدیر ظاہر ہو جائے اس فیصلہ کو کالعدم کروانے کے لئے دُعا اور تدبیر کو انتہا تک پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ لیکن اگر خُدا تعالیٰ نے یہ مقدر فرما دیا ہے کہ عزیزم الیاس سلمہ اللہ اور عزیزم نعیم الدین سلمہ اللہ کو شر کے پردے میں اس کی تقدیرِ خیر ضرور پہنچے تو پھر میری دُعا اور التجا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اور اُن سب کو جو ان دونوں مظلوموں سے محبت رکھتے ہیں حوصلہ عطا فرمائے اور اپنی راہ میں ثابت قدم اور صادق ٹھہرائے اور اپنی ہر رضاء پر ہر حال میں راضی رہنے کی توفیق بخشے۔

اَب مجھے سمجھ آئی ہے کہ میں کتنا کمزور اور ناکارہ انسان ہوں۔ اور اپنے پیاروں کا غم برداشت کرنے کا کتنا پست حوصلہ رکھتا ہوں۔ پس جہاں میں آپ کے لئے اور مظلومین ساہی وال کے سب عزیزوں کے لئے بڑے دردِ دل سے دُعا کرتا ہوں آپ بھی میرے لئے دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کسی ابتلاء میں ناکام نہ فرمائے۔ اور قیامت کے دِن کی رُسوائی سے بچائے۔

میرے پیارے عزیزم محمد الیاس مُنیر اور نعیم الدین تک میرے دِل کا حال پہنچا دیں اور بتا دیں کہ یہ چار دن کی زندگی تو سخت ناقابلِ اعتبار ہے۔ اور یہ بھی پتہ نہیں کہ کیسے انجام کو پہنچتی ہے۔ ہم ہرگز نہیں چاہتے کہ وہ ہم سے اتنی جلد جُدا ہوں۔ مگر مرضیٔ مولا اگر یہی ہے تو ایسے خوش نصیب جو رضائے باری تعالیٰ کی لافانی زندگی پانے والے ہو اور آسمانِ احمدیت کے درخشندہ ستارے بن کر چمکنے والے ہو اور جو تاریخِ احمدیت میں ہمیشہ محبت اور عظمت، اور پیار اور احترام کے ساتھ یاد کئے جاؤ گے، دمِ واپسیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی فتح اور غلبہ کی دُعا کرنا۔ اور اِس عاجز ناکارہ انسان کی بخشش کی بھی دُعا کرنا۔ تم تو ہر امتحان میں کامیاب و کامران ٹھہرے اور ہر ابتلاء سے سُرخرو ہو کر نکلے۔ کاش میری بھی یہ فریاد قبول ہو کہ رَبَّنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ۔

ان دونوں کے اہلِ خانہ کو خود حاضر ہو کر میرا محبت بھرا اسلام پہنچا دیں۔ مجھ میں طاقت نہیں کہ میں اُن کو الگ الگ خط لکھ سکوں۔ اُن کو سمجھا دیں کہ جو کچھ انسانی بس میں ہے، کیا جا رہا ہے۔ لیکن اگر تقدیرِ الٰہی مُبرم ہے تو ہر حال میں ثابت قدم رہیں۔ اور صدق کے نمونے دکھائیں یاد رکھیں کہ وہ بے سہارا نہیں۔ اور اُن کے بچے کبھی یتیم نہیں ہوں گے۔ جب میں مر جاؤں گا تو آنے والا خلیفۃ اللہ کی رحمت کا مظہر بن کر اُن کے سر پر دستِ شفقت رکھے گا۔ بہت دعا کریں کہ میرا اور خدا کی اِس پیاری جماعت کا سر ہر ابتلاء میں بلند رہے اور کبھی غیر اللہ کے سامنے نہ جُھکے۔ خدا حافظ

والسلام
خاکسار:- مرزا طاہر احمد

اسیرانِ راہِ مولیٰ کا ڈسٹرکٹ جیل سرگودھا سے پیغام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

خُدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَالنَّاصِرُ

ہو فضل تیرا یا رب یا کوئی ابتلاء ہو
راضی ہیں ہم اُسی میں جس میں تری رضا ہو

محترم احباب جماعت احمدیہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

ہم اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسانوں کا شکر ادا کرتے ہوئے احباب جماعت کو حضور انور سیدنا مرزا طاہر احمد ایدہُ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی طرف توجہ کے لئے قربانی کا عزم لے کر آگے بڑھے ہیں جو ۲۱ر فروری ۱۹۸۶ء کے خطبہ میں فرمایا کہ اگر پاکستان کے چالیس لاکھ احمدیوں کی لاشیں گلیوں بازاروں میں گھسیٹے پھریں تب بھی ہم کلمہ طیبہ کی حفاظت کے لئے آگے بڑھیں گے۔ احباب جماعت دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمت اور استقامت عطا فرمائے۔ خُدا کے فضل سے ہم جیل میں پانچ وقت خدا کا نام "اذان" کو بلند کرتے اور باجماعت نمازیں ادا کر رہے ہیں۔

یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند
ورنہ درگاہ میں تری کچھ کم نہ تھے خدمت گذار

شیخ نعیم الدین۔ سید شعیب احمد۔ حافظ محمد احمد عارف۔ سید اویس احمد۔ ماسٹر نصیر احمد خالد
محمد نصر اللہ ۱۵۲ اشمالی۔ عبدالرافع ولد رجب علی قمر۔ محمد احسن عارف۔ ماسٹر بشیر احمد ۱۲/۳/۸۶

باب رحمت خود بخود پھر تم پہ وا ہو جائے گا
دیکھ لینا ایک دن خواہش بر آئے گی میری
نقشِ پا پر جو محمدؐ کے چلے گا ایک دن
ہیں درِ مالک پہ بیٹھے ہم لگائے ٹکٹکی
عشقِ مولیٰ دِل میں جب محمود ہو گا جزن
یاد کر اُس دن کو تو پھر کیا سے کیا ہو جائے گا

جب تمہارا قادرِ مطلق خدا ہو جائے گا
میرا ہر ذرہ محمدؐ پر فدا ہو جائے گا
پیرو ہی ہے اُس کی محبوبِ خدا ہو جائے گا
ہاں کبھی تو اپنا نالہ بھی رسا ہو جائے گا

(کلامِ محمودؓ)

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۷ ر تبلیغ (فروری) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء بمقام مسجد فضل لندن

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لاکر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔ (قائم مقام ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

قوموں کی تعمیر کا آغاز گھروں سے ہوتا ہے۔ اگر ہم گھروں کی تعمیر کی طرف پوری توجہ دیں۔ اور وہ معاشرتی خرابیاں جو گھروں سے پیدا ہو کر قوم میں پھیلتی ہیں۔ اُن کی دقت پر بیخ کنی کی کوشش کریں تو خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ کی مجموعی تصویر بہت ہی حسین ہو جائے گی۔ تمام دُنیا میں سب سے زیادہ با اخلاق جماعت، جماعت احمدیہ ہونی چاہیئے۔ محض اس لئے نہیں کہ ہر جماعت کو، ہر قوم کو اپنے متعلق بڑی بڑی باتیں کرنے کی عادت ہوا کرتی ہے۔ بلکہ اگر ہم وہی جماعت ہیں یا جو ہمارا دعویٰ ہے تو اس کے سوا کوئی منطقی نتیجہ نکلتا ہی نہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کو دُنیا کی سب سے زیادہ با اخلاق جماعت ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ ہم حقیقی معنوں میں دُنیا کے

سب سے با اخلاق انسان

کے ساتھ وابستہ ہیں۔ ساری کائنات میں کبھی ایسا حسین خُلق کسی نے نہیں دیکھا تھا جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے رُونما ہُوا۔ اور آپؐ کے حقیقی غلام ہم ہیں آج۔ یہ ہے ہمارا دعویٰ۔ اس کے بعد اس کے سوا کوئی منطقی نتیجہ نکل ہی نہیں سکتا۔ خواہ کوئی دُنیا کی کسی تہذیب سے وابستہ ہو۔ کسی قوم سے وابستہ ہو۔ کسی مذہب سے وابستہ ہو۔ خواہ اُس تہذیب کا نام کسی فلسفے کی بناء پر پڑا ہُوا ہو، یا کسی اقتصادی پالیسی کی بناء کے اوپر، یا مادیت کی بناء پر، یا روحانیت کی بناء پر۔ جس طرح چاہیں اس کو کروٹ بدل کر دیکھ لیں۔ کسی بھی حیثیت سے کوئی قوم دُنیا میں اُبھری ہو یا موجود ہو، حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی غلامی میں اگر وہ نہیں تو لازماً اس کے اخلاق میں کوئی بنیادی نقائص نظر آئیں گے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا، یہ ایک ناممکن بات ہے، زمین و آسمان اُلٹ پلٹ سکتے ہیں مگر یہ حقیقت نہیں بدل سکتی کہ اخلاقِ کاملہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے سیکھے جا سکتے ہیں۔ اور وہ قومیں جو آپؐ سے وابستگی سے محروم ہیں خواہ کسی اِزم کے ساتھ اُن کا تعلق ہو، کسی مذہب سے تعلق ہو، اُن کے اندر لازماً بنیادی اخلاقی نقائص نظر آئیں گے۔ پس ہم نے جب یہ دعویٰ کیا کہ ہم آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلام اور حقیقی غلام ہیں تو اگر ہم اس دعوے میں سچے ہیں، تو ساری دُنیا کے اخلاق درست کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ ساری دُنیا کے لئے

نمونہ بننے

کا دعویٰ کیا ہے۔ اور اس پہلو سے بہت ہی عظیم ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔ کسی کو یہ توفیق نہیں ملنی چاہیئے کہ کسی احمدی کے خُلق پر اُنگلی اُٹھا کر دکھا سکے کہ اس میں یہ کجی ہے۔ اور یہ بدی ہے۔ کسی غیر احمدی کے تصور میں بھی یہ بات نہیں آنی چاہیئے۔ خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم ہو کہ مجھے حق پہنچتا ہے کہ کسی احمدی کے متعلق جائز شکایت کروں۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ بعض اوقات بہت ہی تکلیف ہوتی ہے یہ معلوم کر کے کہ بعض احمدیوں نے بعض غیر احمدیوں سے بد خُلقی کی۔ بعض غیر مذاہب والوں سے بد خُلقی کی۔ اُن کے جائز حقوق دبائے۔ اُن کے ساتھ زیادتیاں کیں۔ ناانصافیاں کیں۔ بعض دفعہ اُن کا تعلق نہیں بھی ہوتا جماعت احمدیہ سے تب بھی مجھے خط لکھتے ہیں۔ اور جب میں تحقیق کرواتا ہوں تو یہ معلوم کر کے بہت ہی تکلیف پہنچتی ہے کہ شکایت کنندہ درست تھا۔ لین دین کے معاملات دیگر معاملات کے علاوہ عام حُسنِ خُلق کے معاملے میں بھی بعض کمزوری دکھا جاتے ہیں۔ جلسوں کے موقعے پر۔ اجتماعات کے موقعے پر۔ تو یہ تمام باتیں جو بظاہر عوامی باتیں ہیں۔ جن کا باہر کی دُنیا سے تعلق ہے اگر آپ غور کریں تو اُن کی اِن خرابیوں کا آغاز

گھروں میں ہوتا ہے

ماؤں کی کوکھ میں ہی جہنم بھی بن رہی ہوتی ہے اور جنت بھی بن رہی ہوتی ہے۔ گھروں ہی میں جرائم بھی پل رہے ہوتے ہیں اور جرائم کے انسداد کے لئے اصلاحی حالات بھی پیدا ہو رہے ہوتے ہیں۔ گھروں سے اُچھل کر جب یہ چیزیں باہر گلیوں میں جاتی ہیں تو شہروں کو بُرا بھی بنا دیتی ہیں اور شہروں کو اچھا بھی کر دیتی ہیں۔ اس لئے گھروں کی طرف بہت ہی ضرورت ہے کہ ہم توجہ دیں۔ اور بڑی تفصیل کے ساتھ گھروں کے حالات درست کرنے کی کوشش کریں۔ اور اس کے لئے کہیں باہر جانے کی ضرورت نہیں۔ ہر مرد ذمہ دار ہے سب سے پہلے کہ وہ اپنے اخلاق درست کرے۔ ہر عورت ذمہ دار ہے کہ وہ اپنے اخلاق درست کرے۔ پہلی نسل کے جو لوگ ہیں بڑی نسل کے لوگ، ذمہ داری وہاں سے شروع ہوتی ہے۔ پھر آگے اپنے بچوں کو، اپنی بہوؤں کو اور اپنے دامادوں کو، اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو اُن کو بھی ویسے ہی اخلاق سکھانے کی کوشش کی جائے۔

یہ مضمون جو روزمرہ کے معاملات کا گھروں میں کیا ہوتا ہے۔ کیسے اخلاق بگڑتے ہیں، کیسے اخلاق بنتے ہیں۔ بہت وسیع مضمون ہے۔ میں نے آج کے خطاب کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اقتباسات چنے ہیں جو میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ جیسا کہ

باریک نظر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا ہوئی

اِس دور میں، ویسی کسی اور کو نصیب نہیں ہوئی۔ اور آپؑ کسی ایک طرف کی بات نہیں کیا کرتے تھے کیونکہ آپؑ کو خدا نے حَکَم اور عَدَل بنایا تھا۔ آپؑ کا مزاج نرم تو تھا مگر ایسا نہیں کہ کسی ایک لڑکی کے رونے دھونے پر ساسوں کے خلاف ہی سخت فتویٰ دے دیں۔ یا کسی ایک ماں کے رونے دھونے پر بہوؤں کے خلاف فتوے دے دیں۔ خالصتاً قرآن اور سُنت پر مبنی مزاج تھا جس کے نتیجے میں آپؑ کے مزاج سے ہر بات درست صادر ہوتی تھی۔ اس لئے بہت ہی اہم ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات پر، آپؑ کے ارشادات پر غور کریں اور اُن کی روشنی میں اپنے گھروں کے حالات کو درست کرنے کی کوشش کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

”والدہ کا حق بہت بڑا ہے۔ اور اس کی اطاعت فرض۔ مگر پہلے یہ دریافت کرنا چاہیئے کہ اس ناراضگی کی تہہ میں کوئی اَور بات تو نہیں“

یہ جواب ایک ایسے استفسار کے نتیجے میں آپؑ نے دیا جس میں یہ پوچھا گیا تھا کہ میری والدہ میری بیوی سے ناراض ہے اور مجھے طلاق کے واسطے حکم دیتی ہے۔ اب یہ واقعات روزمرہ ہمارے معاشرے میں ملتے ہیں۔ ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود

”ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سُنو اور شکر کرو۔“
(کشتی نوح)

پیشکش:- گلوب ربر مینوفیکچرس ۷ بی رابندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون:- 27-0441
گرام:- GLOBEXPORT

علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ :-

" والدہ کا بہت بڑا حق ہے ' اس کی اطاعت فرض ہے مگر پہلے یہ دریافت کرنا چاہئیے کہ آیا اس ناراضگی کی تہہ میں کوئی اور بات تو نہیں ہے جو خدا کے حکم کے بموجب والدہ کی ایسی اطاعت سے بری الذمہ کرتی ہو۔ مثلاً اگر والدہ اس سے کسی دینی وجہ سے ناراض ہو' یا نماز روزہ کی پابندی کی وجہ سے ایسا کرتی ہو تو اس کا حکم ماننے اور اطاعت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شریعت کے معاملات کے سوا جن میں خدا کے ؛ نفس کے مقابل پر لفظ بر والدہ کے حقوق آتے ہوں دہاں لازماً

اللہ کے حقوق ادا کرنے

کی تعلیم دی۔ لیکن اس کو چھوڑ کر باقی معاملات میں مرد پر یہ ذمہ داری ڈالی کہ اگر والدہ یہ کہے کہ بیوی کو طلاق دیدو اور اس کی وجہ بیوی کا نیک ہونا نہ ہو عبادت گذار ہونا نہ ہو' پردہ دار ہونا نہ ہو' یہ وہ امور ہیں جن کا شریعت سے تعلق ہے تو پھر اس بحث میں پڑے بغیر کہ اس میں کیا نقص ہے بیٹے کو ماں کی بات ماننی چاہئیے۔ بظاہر یہ بات اس زمانے کے لحاظ سے بالکل دُنیا کے رُجحان سے برعکس بات ہے۔ آج کل کے زمانے کی جو رفتار ہے آجکل کے جو حالات ہیں' سوچ اور فکر کی جو نہج ہے یہ تو بالکل اس کے منافی بات ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب یہ فرماتے ہیں تو آگے اس کی حکمت بھی بیان فرماتے ہیں کہ :-

" ہر دفعہ یہ خیال کر لینا کہ ماں کا قصور ہے اور بہو ہمیشہ درست ہے یہ درست بات نہیں ہے۔ ماں کو بیٹے سے بہت محبت ہوتی ہے اور بیٹے کی بھلائی چاہتی ہے اور نہیں پسند کرتی اِلّا ماشاءاللہ کہ میرے بیٹے کا گھر اُجڑے۔ اس لئے جب ماں کی طرف سے کوئی شکایت پیدا ہوتی ہے تو اس کو اہمیت دینی چاہئیے۔"

فرماتے ہیں کہ :-

" بسا اوقات بعض عورتیں بہت چالاکی کے ساتھ اپنے مظالم کا شکوہ کرتی ہیں اس رنگ میں کہ دوسرا متاثر ہو جاتا ہے۔ لیکن لوگ یہ نہیں سمجھ سکتے کہ ان کے اندر بعض دفعہ شرارت بھی پائی جاتی ہے۔ ماں سے الگ کرنا بیٹے کو' بہنوں سے الگ کرنا' اپنے دوسرے رحمی رشتوں سے الگ کرنا' یہ بنیادی طور پر قرآنی تعلیم کے خلاف ہے۔ اس لئے ہر وہ بات جس میں

رحم پر حملہ ہوتا ہو

اور قطع رحمی اُس کا نتیجہ نکلتی ہو وہ ناجائز اور خلافِ شریعت ہے۔"

یہ بنیادی اُصول ہے جس کو سمجھنا چاہئیے۔ اس لئے بہوؤں کے حقوق اپنی جگہ موجود ہیں اُن سے کوئی انکار نہیں۔ لیکن ماں کے ساتھ بیٹے کا رشتہ قطع کرنے کے لئے اگر کوئی بہو کوشش کرتی ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فیصلے کے مطابق جو قرآن اور سُنّت پر مبنی ہے ماں کو یہ بھی حق ہے کہ بیٹے کو کہے کہ اس کو طلاق دے دو۔ فرماتے ہیں :-

" اصل میں بعض عورتیں محض شرارت کی وجہ سے ساس کو دُکھ دیتی ہیں' گالیاں دیتی ہیں' ستاتی ہیں' بات بات میں اس کو تنگ کرتی ہیں۔ والدہ کی ناراضگی بیٹے کی بیوی پر بے وجہ نہیں سب سے زیادہ خواہشمند بیٹے کے گھر کی آبادی کی والدہ ہوتی ہے اور اس معاملہ میں ماں کو خاص دلچسپی ہوتی ہے۔ بڑے شوق سے ہزاروں روپیہ خرچ کر کے خدا خدا کر کے بیٹے کی شادی کرتی ہے تو بھلا اس سے ایسی اُمید وہم میں بھی آسکتی ہے کہ وہ بے جا طور سے اپنے بیٹے کی بیوی سے لڑے جھگڑے اور خانہ برباد کی چاہے۔ ایسی لڑائی جھگڑوں میں عموماً دیکھا گیا ہے کہ

والدہ ہی حق بجانب ہوتی ہے۔"

پھر فرماتے ہیں :-

" بعض عورتیں اوپر سے نرم معلوم ہوتی ہیں مگر اندر ہی اندر وہ بڑی بڑی نیش زنیاں کرتی ہیں پس سبب کو دُور کرنا چاہئیے اور جو وجہ ناراضگی ہے اس کو ہٹا دینا اور والدہ کو خوش کرنا چاہئیے۔ دیکھو شیر اور بھیڑیے اور درندے بھی تو ہلانے سے ہل جاتے ہیں اور بے ضرر ہو جاتے ہیں۔ دُشمن سے بھی دوستی ہو جاتی ہے اگر صُلح کی جاوے تو پھر کیا وجہ ہے کہ والدہ کو ناراض رکھا جاوے۔"

اس دوسرے اقتباس کو میں نے اس لئے اختیار کیا ہے کہ یہ مطلب نہیں ہے کہ جہاں والدہ اور بیوی کا اختلاف ہو وہاں فوراً بیوی کو طلاق دیکر الگ کر دیا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

اصلاح کی تعلیم

دی ہے۔ فرمایا ہے کہ :-

جہاں تک ممکن ہو اصلاح کی کوشش کی جائے دیکھو درندے بھی رام ہو جایا کرتے ہیں اس لئے بدخوئی کو دُور کرو۔ لڑائی کے اصل سبب کو معلوم کرو اور حکمت کے ساتھ اُس سبب کو دُور کرنے کی کوشش کرو۔ اور جب انسان حکمت سے سبب کو دُور کرنے کی کوشش کرتا ہے تو یہ بھی ممکن ہے کہ بعض باتوں میں والدہ ہی قصوروار ٹھہرے اُس صورت میں بھی والدہ کا حق یہ ہے کہ والدہ کے معاملے میں نرمی سے اصلاح کی کوشش کی جائے۔ اور بنیادی وجہ جس سے والدہ ناراض ہوتی ہے حتی المقدور اُسے دُور کرنے کی کوشش کی جائے۔"

قوّام کی جو تعریف

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے اُس کی رُو سے سب سے اہم اوّلین ذمہ داری گھر کے ماحول کو خوشگوار رکھنے کی مَرد پر ہے اور مَرد کے اوپر یہ ذمہ داری اس طرح پیدا نہیں ہوتی کہ وہ دوسروں کو زبردستی ٹھیک کرے۔ یہ تفسیر ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کہ مرد پر یہ ذمہ داری اس طرح عائد ہوتی ہے کہ اپنے آپ کو ٹھیک کرے۔ یہ پہلی دفعہ یہ نئی تفسیر میری نظر میں گذری۔ ورنہ جتنے بھی لوگ قوّام والی آیت کو پیش کرتے ہیں

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
S.K. GHULAM HADI & BROTHERS
READY MADE GARMENTS DEALERS
CHANDEN BAZAR BHADRAK. Dt. BALASORE (ORISSA)

یوں لگتا ہے جس طرح مرد کو عورت پر جابر بنا دیا گیا ہے وہ زبردستی جو چاہے اُس کے ساتھ کرے۔ قوّام ہے' وہ اُس کے اوپر حاکم ہے' اُس کے اوپر سختی کرنے والا اور جبر کرنے والا ہے یہ تصور پیش کیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

حقّانی تفسیر سُنیئے

بالکل اس کے برعکس تفسیر ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اسی طرح عورتوں اور بچوں کے ساتھ تعلقات اور معاشرت میں لوگوں نے غلطیاں کھائی ہیں اور جادۂ مستقیم سے بہک گئے ہیں قرآن شریف میں لکھا ہے عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مگر اب اُس کے خلاف عمل ہو رہا ہے۔ دو قسم کے لوگ اس کے متعلق بھی پائے جاتے ہیں۔"

قوّام والی بات بعد میں آئے گی لیکن' لمبا اقتباس ہے اس لئے پہلے یہ دو باتیں بڑی اہم ہیں۔ توازن رکھنا' فرماتے ہیں:۔

"دو قسم کے لوگ اس کے متعلق بھی پائے جاتے ہیں۔ ایک گروہ تو ایسا ہے کہ انہوں نے عورتوں کو بالکل خلیع الرسن کر دیا ہے دین کا کوئی اثر ہی ان پر نہیں ہوتا اور وہ کھلے طور پر اسلام کے خلاف کرتی ہیں اور کوئی اُن سے نہیں پوچھتا۔ بعض ایسے ہیں کہ انہوں نے خلیع الرسن تو نہیں کیا مگر اس کے بالمقابل ایسی سختی اور پابندی کی ہے کہ ان میں اور حیوانوں میں کوئی فرق نہیں کیا جا سکتا اور کنیزکوں اور بہائم سے بھی بدتر ان سے سلوک ہوتا ہے مارتے ہیں تو ایسے بے درد ہو کر کہ کچھ پتہ ہی نہیں کہ آگے کوئی جاندار ہستی ہے یا نہیں۔ غرض بہت ہی بُری طرح سلوک کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ پنجاب میں مثل مشہور ہے کہ عورت کو پاؤں کی جوتی کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں کہ ایک اُتاری دوسری پہن لی۔ یہ بڑی خطرناک بات ہے۔ اور اسلام کے شعائر کے خلاف ہے۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساری باتوں کے کامل نمونہ ہیں آپ کی زندگی میں دیکھو کہ آپ عورتوں کے ساتھ کیسی معاشرت کرتے تھے۔ میرے نزدیک وہ شخص بزدل اور نامرد ہے جو عورت کے مقابلے میں کھڑا ہوتا ہے۔"

قوّام کی یہ تفسیر ہے اس کے بعد آگے مزید معلوم ہوگی کہ قوّام کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عورت کے ساتھ مقابل پر کھڑا ہو اور بڑی بڑی شیخیاں مارے اور پھر اس کو دبائے اور گالی گلوچ کرے۔ یہ بالکل غلط بات ہے ہرگز قوّام سے اس کا تعلق نہیں۔ قوّام کا مطلب ہے عدل پیدا کرنے والا' توازن پیدا کرنے والا' ہر انتہا سے پاک ہو خود اور اپنے گھر کو بھی مختلف انتہاؤں سے بچا کے رکھے۔ ایک طرف عورت کو ایسی چھٹی نہ دے کہ وہ بے حیائی شروع کر دے' آوارگی شروع کر دے اور اپنی اولاد کو بھی ساتھ برباد کرے اور ان کو بھی لے ڈوبے اور دوسری طرف ایسی سختی نہ کرے کہ جس کے نتیجے میں ہر روز گھر جہنم کا نمونہ بنا رہے۔ عملاً دونوں ہی جہنمیں ہیں اور دونوں جہنموں کا مرد ذمہ دار ہوگا۔ یہ دوسری جہنم جو ہے وہ دنیا کی جہنم ہے اسی دنیا میں جہنم پیدا کرتا ہے انسان۔ اور جب بالکل کھلی چھٹی دے دیتا ہے تو آخرت میں اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے جہنم پیدا کر رہا ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ایک شخص کا ذکر ہے کہ وہ ایک دفعہ عیسائی ہوا تو عورت بھی اس کے ساتھ عیسائی ہو گئی۔ شراب وغیرہ اوّل تو شروع کی۔ پھر پردہ بھی چھوڑ دیا غیر لوگوں سے بھی ملنے لگی۔ نہاوند نے پھر اسلام کی طرف رجوع کیا تو اس نے بیوی کو کہا کہ تم بھی میرے ساتھ مسلمان ہو اس نے کہا اب میرا مسلمان ہونا مشکل ہے یہ عادتیں جو شراب وغیرہ اور آزادی کی پڑ گئی ہیں اب نہیں چھوٹ سکتیں۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"مرد اپنے گھر کا امام ہوتا ہے پس اگر وہی بد اثر قائم کرتا ہے تو اس قدر بد اثر پڑنے کی اُمید ہے۔ مرد کو چاہیئے کہ اپنے قویٰ برمحل اور حلال موقعے پر استعمال کرے۔"

یہ قوّام کی مزید تفسیر ہے یہ غور سے سُننے والی ہے پہلے خود متوازن ہو' پہلے خود معتدل ہو' اپنے جذبات کو برمحل استعمال کرنا سیکھے۔ فرماتے ہیں:۔

"تو اس قدر بد اثر پڑنے کی اُمید ہے۔ مرد کو چاہیئے کہ اپنے قویٰ کو برمحل اور حلال موقعے پر استعمال کرے۔ مثلاً ایک قوّت غضبی ہے جس پر وہ اعتدال سے زیادہ ہو تو جنون کا پیش خیمہ ہو جاتی ہے۔ جنون میں اور اس میں بہت تھوڑا فرق ہے۔ جو آدمی شدید الغضب ہوتا ہے اس سے حکمت کا چشمہ چھین لیا جاتا ہے"

بہت ہی اہم معاملہ ہے جو شخص شدید الغضب ہوتا ہے اس سے حکمت کا چشمہ چھین لیا جاتا ہے۔ فرمایا:۔

"بلکہ اگر کوئی مخالف ہو تو اس سے بھی مغلوب الغضب ہو کر گفتگو نہ کرے"

تبلیغ کے دوران بھی یہ بہت ہی اہم گُر ہے۔ جب کوئی گالی گلوچ شروع کر دے' ایسی غلط زبان استعمال کرے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یا اور رنگ میں جماعت کے خلاف تو اس موقعہ پہ خاموش ہو کر اس مجلس سے اُٹھ آنا بہتر ہے کیونکہ مغلوب الغضب حالت میں انسان اس بات کا بھی اہل نہیں رہتا کہ کسی کو سچا پیغام پہنچا سکے۔

"مرد کی ان تمام باتوں اور اوصاف کو عورت دیکھتی ہے وہ دیکھتی ہے کہ میرے خاوند میں فلاں فلاں اوصاف تقویٰ کے ہیں جیسے سخاوت' حلم' صبر اور جیسے اُسے پرکھنے کا موقعہ ملتا ہے دوسری کسی دوسرے کو نہیں مل سکتا۔ اس لئے عورت کو سارق بھی کہا ہے کیونکہ یہ اندر ہی اندر اخلاق کی چوری کرتی رہتی ہے حتیٰ کہ آخر کار ایک وقت پورا اخلاق حاصل کر لیتی ہے۔"

پھر فرمایا:۔

"کوئی زمانہ ایسا نہیں ہے جس میں اسلامی عورتیں صالحات میں نہ ہوں گو تھوڑی ہوں مگر ہوں گی ضرور۔ جس نے عورت کو صالح بنانا ہو

وہ خود صالح بنے

ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اپنی پرہیزگاری کے لئے عورتوں کو پرہیزگاری سکھاویں ورنہ وہ گنہگار ہوں گے۔ اور جب کہ اس کی عورت سامنے ہو کر بتلا سکتی ہے کہ تجھ میں فلاں فلاں عیب ہیں تو پھر عورت خدا سے کیا ڈرے گی۔ جب تقویٰ نہ ہو تو ایسی حالت میں اولاد بھی پلید ہو جاتی ہے۔ اولاد کا طیّب ہونا تو طیّبات کا سلسلہ چاہتا ہے اگر یہ نہ ہو تو پھر اولاد خراب ہوتی ہے اس لئے چاہیئے کہ سب توبہ کریں اور عورتوں کو اپنا نمونہ دکھلاویں۔ عورت خاوند کی جاسوس ہوتی ہے وہ اپنی بدیاں اس سے پوشیدہ نہیں رکھ سکتا نیز عورتیں چھپی ہوئی دانا ہوتی ہیں یہ نہ خیال کرنا چاہیئے کہ وہ احمق

ھوالناصر
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیں۔
الرؤف جیولرز
۱۶- خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی
فون نمبر ۶۱۷۰۶۹

ہیں وہ اندر ہی اندر تمہارے سب اثروں کو حاصل کرتی ہیں جب خاوند سیدھے رستہ پر ہوگا تو وہ اس سے بھی ڈرے گی اور خدا سے بھی۔ ایسا نمونہ دکھانا چاہیئے کہ عورت کا یہ مذہب ہو جاوے کہ میرے خاوند جیسا اور کوئی نیک دُنیا میں نہیں ہے اور وہ یہ اعتقاد کرے کہ یہ باریک سے باریک نیکی کی رعایت کرنے والا ہے جب عورت کا یہ اعتقاد ہو جاوے گا تو ممکن نہیں کہ وہ خود نیکی سے باہر رہے سب انبیاء اولیاء کی عورتیں نیک تھیں اس لئے کہ ان پر

نیک اثر پڑتے تھے

جب مرد بدکار اور فاسق ہوتے ہیں تو ان کی عورتیں بھی ویسی ہی ہوتی ہیں۔ ایک چور کی بیوی کو یہ خیال کب ہو سکتا ہے کہ میں تہجد پڑھوں۔ خاوند تو چوری کرنے جاتا ہے تو کیا وہ پیچھے تہجد پڑھتی ہے اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَاءِ اسی لئے کہا ہے۔ کہ عورتیں خاوند سے متاثر ہوتی ہیں۔ جس حد تک خاوند صلاحیت اور تقویٰ بڑھاوے گا کچھ حصہ اس سے عورتیں ضرور لیں گی ویسے ہی اگر وہ بدمعاش ہوگا تو بدمعاشی سے وہ حصہ لیں گی۔"

یہ ہے جہاں جا کر بات پوری کھل جاتی ہے کہ قوام کا کیا معنی ہے قوام کا یہ معنی نہیں ہے کہ مرد خود جو چاہے کرتا پھرے ڈنڈے مار کے عورتوں کو سیدھا کرے۔ قوام کا یہ معنی ہے کہ مرد اپنی اصلاح کرے کیونکہ جو کچھ وہ کرتا ہے عورتیں خاوند سے متاثر ہوتی ہیں اور چونکہ وہ اثر قبول کرنے والی ہیں اس لئے خاوند کے لئے ضروری ہے کہ اپنی اصلاح کرے اور اس اصلاح کو تاثیر کے طور پر اپنی بیویوں میں رائج کرے۔

بعض دفعہ بعض مرد بدخلقی دکھاتے ہیں یا عورت سے متنفر ہوتے ہیں صرف اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ اُس کی فلاں بات ہمیں پسند نہیں۔ اس کے اندر فلاں عادت جو ہے ہم برداشت نہیں کر سکتے حالانکہ یہ بات بھول جاتے ہیں کہ اگر کسی کی بدی کے نتیجے میں اسے چھوڑنا ہو تو خدا کا تو بندے سے پھر تعلق قائم ہو ہی نہیں سکتا۔

کوئی انسان نہیں ہے جو ہر کمزوری سے پاک ہو

اور خود وہ کمزوریوں سے پاک ہیں؟ کیا ان میں ایسی عادتیں نہیں ہیں جو عورتوں کو ناپسند ہوں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ایک موقعے پر فرمایا ایک مومن اپنی مومن بیوی کے ساتھ بغض اور نفرت نہ رکھے۔ اگر اس سے اس کا کوئی خُلق ناپسندیدہ ہے تو کوئی دوسرا اچھا اور پسندیدہ بھی تو ہے اُس کے ساتھ کیوں نہیں تعلق جوڑتا۔ اس لئے یہ بہت ہی اہم ایک بہت ہی گہرا حکمت کا راز ہے معاشرے کی اصلاح کے لئے کہ ایک دوسرے کی بدیوں پر نظر ڈال کر متنفر ہونے کی بجائے اچھے پہلوؤں پر نظر رکھ کر محبت بڑھانے کی کوشش کیا کرو۔ اور جس طرح کوئی انسان بھی ایسا نہیں جو بدی سے پاک ہو اُسی طرح کوئی انسان بھی ایسا آپ کو نہیں ملے گا جو حُسن سے خالی ہو۔ بدصورت سے بدصورت انسان میں بھی، بدخلق سے بدخلق انسان میں بھی

حُسن کے کچھ پہلو

ضرور موجود ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ وہ راز ہے جس کے نتیجے میں باہمی معاشرہ محبت کے بندھنوں میں باندھا جاتا ہے ورنہ نقائص کو دیکھنے لگیں تو کسی دو شخص کے درمیان ہرگز محبت کا تعلق قائم نہیں رہ سکتا۔

عورتوں کے متعلق گزشتہ مرتبہ میں نے کہا تھا کہ مرد اس بناء پر کہ قرآن کریم نے بعض شرائط کے ساتھ عورتوں کو بدنی سزا دینے کی اجازت عطا فرمائی ہے اس کا غلط استعمال کرتے ہوئے مارنے میں نہ صرف یہ کہ جلدی کرتے ہیں بلکہ حدِ اعتدال سے تجاوز کر جاتے ہیں اور اُن شرائط پر نظر نہیں کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا اسوہ جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا ہمیں یہ بتاتا ہے کہ کسی ایک موقعے پر بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے نہ صرف یہ کہ عورت پر ہاتھ نہیں اُٹھایا بلکہ جیسا کہ میں نے روایت بیان کی تھی، حضرت ابوبکرؓ حضرت عائشہؓ کو سزا دینے لگے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کی سزا سے ان کی بیٹی کو بچایا۔

ایک اور بڑی دلچسپ روایت

اس معاملے میں ملتی ہے۔ حضرت عمرؓ کا اپنا ایک مزاج تھا۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے مزاج میں بڑا فرق ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کا مزاج بے انتہا نرم تھا اس کے باوجود حضرت عائشہؓ پر ہاتھ اٹھانا بتاتا ہے۔ کہ کس قدر ان کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے عشق تھا اور دوسروں کے متعلق ان کو خیال نہیں آیا کرتا تھا کہ ان پر سختی کی جائے یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کوئی حدیث ایسی ثابت نہیں کہ یہ مطالبہ کیا ہو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے کہ فلاں پر سختی ہونی چاہیئے اور فلاں پہ سختی ہونی چاہیئے مگر حضرت عمرؓ کا مزاج مختلف تھا اس لئے وہ معاشرے کی خرابیاں دیکھ کر برداشت نہیں کر سکتے تھے اور جلد تر سختی پر آمادہ بھی ہو جاتے تھے اور مشورے بھی یہی دیا کرتے تھے۔ ایک موقعہ پر' ابوداؤد۔ ابن ماجہ اور دارمی وغیرہ کی مشکوٰۃ کے حوالے سے روایت ہے۔ حضرت ایاس بن عبداللہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا لَا تَضْرِبُوْا اِمَاءَ اللّٰہِ کو دیکھو

اللہ کی لونڈیوں کو نہ مارا کرو

کیسا پیارا طریق ہے نصیحت کا حیرت انگیز۔ فرمایا دیکھو اللہ کی لونڈیاں ہیں یہ اِمَاءَ اللّٰہِ ان پر ہاتھ نہ اُٹھایا کرو۔ خدا کا خیال کیا کرو کہ خدا کی نظر پڑتی ہے عورتوں پر۔ اُس کی بندیاں ہیں۔ اس سے زیادہ حسین طریق مردوں کو عورتوں پر ہاتھ اُٹھانے سے روکنے کا اور سوچا نہیں جا سکتا۔ اور اس کا اتنا گہرا اثر پڑا۔ اتنا گہرا اثر پڑا معاشرے پر کہ آپ بظاہر یہ چھوٹی سی بات ہے تصور بھی نہیں کر سکتے کہ جس جس تک یہ بات پہنچی ہے وہاں اس بات نے کیا کیا اثر دکھائے۔ اس کے چند روز بعد حضرت عمرؓ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! عورتیں اپنے شوہروں پر غالب آگئی ہیں یعنی اس چھوٹی سی بات سے جسے آپ بظاہر چھوٹی سمجھ رہے ہیں کہ دیکھو اللہ کی بندیوں پر ہاتھ نہ اُٹھایا کرو۔ تمام مدینے میں مسلمانوں کا حال اس طرح بدلا۔ اس طرح رنگ اُن کا اُلٹا کہ حضرت عمرؓ کو یہ شکایت کرنی پڑی کہ یا رسول اللہ عورتیں اپنے شوہروں پر غالب آگئی ہیں۔ اُن کی جرأت اور دلیری حد سے بڑھ گئی ہے۔ اس پر آپ نے بیویوں کو ڈانٹ ڈپٹ کرنے کی اجازت دے دی مگر مارنے کا نہیں پھر بھی فرمایا۔ اس کے کچھ عرصہ کے بعد بہت سی عورتیں ازواجِ مطہرات کے پاس آنے لگیں اور اپنے خاوندوں کی شکایتیں کیں۔ یہ سُن کر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا۔ محمد کی بیویوں کے پاس بہت سی عورتیں اپنے خاوندوں کی شکایت لے کر آئی ہیں تم میں سے

وہ شخص اچھا نہیں ہے جو اپنی بیویوں کے ساتھ بدسلوکی کرے

اس رنگ میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم معاشرے کی تربیت فرمایا کرتے تھے اور تادیب کیا کرتے تھے وہی رنگ ہیں جو آج بھی ہمارے کام آئیں گے کیونکہ یہ وہ رنگ ہیں جو پرانے نہیں ہو سکتے نہ سورج کی تپش ان کو دھندلا سکتی ہے نہ بارش ان رنگوں کو مٹا سکتی ہے۔ ہمیشہ کے لئے دائم رہنے والے رنگ ہیں اور دنیا کے ہر موسم میں یہ خوب چمکتے ہیں اور خوب حُسن دکھاتے ہیں اس لئے آج بھی ضرورت ہے معاشرے کا وہ توازن پیدا کریں جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم پیدا فرمانا چاہتے تھے اور اپنے گھر میں کر کے دکھایا۔ جہاں تک معاشرے کی اصلاح کا تعلق ہے اس کے باوجود بعض اوقات

طلاق کی مجبوری ہوتی ہے

اور ایسے مواقع آجاتے ہیں کہ طلاق دینی پڑتی ہے یا طلاق عورت مانگتی ہے جس کو لینی پڑتی ہے لیکن دونوں معاملات میں جلدی کرنا نہایت نامناسب ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس کے خلاف وعید بھی فرمائی۔ ایسی عورت کے متعلق جو طلاق کے معاملے میں جلدی کرتی ہے آپ نے فرمایا کہ اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے یعنی ایسی عورت جو جائز وجہ کے بغیر حقیقی وجہ کے بغیر خاوند سے طلاق لینے میں جلدی کرے فرمایا اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی طلاق میں جلدی کے بہت مخالف تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اسوہ کا اس زمانے میں جس رنگ میں آپ نے احیاء کیا ہے جس طرح دوبارہ جاری فرمایا ہے یہ تو خوش نصیبی ہے ہماری، کہ وہ باتیں جو تاریخ میں پڑھا کرتے تھے اس دور میں آپ نے زندہ کرکے دکھائیں۔ اور آج ہمیں اپنے معاشرے میں ان کو اسی طرح جاری کرنا ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم طلاق کو جائز ہونے کے باوجود سب سے زیادہ ناپسند فرماتے تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ اللہ کے نزدیک سب حلال چیزوں میں سب سے

زیادہ مبغوض چیز طلاق ہے

سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق ہے تمام حلال چیزوں میں۔

ایک موقعے پر ایک شخص آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا کہ یا رسول اللہ میری بیوی نشوز کرتی ہے اور یہ کرتی ہے اور وہ کرتی ہے آپ نے فرمایا کہ پھر اس کو طلاق دے دو۔ اس نے پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے بچے بھی ہیں آپ نے فرمایا دیکھو ٹھہرو۔ بچے بھی ہیں پھر تمہیں اصلاح کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کوشش کرو جس حد تک بھی ممکن ہے اصلاح احوال ہو جائے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ طلاق جب بچے ہو جائیں تو اور بھی زیادہ ناپسندیدہ ہو جاتی ہے۔ جن حالات کو سُن کر آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فیصلہ فرمایا ہے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم براہ راست اس عورت سے واقف تھے ورنہ یکطرفہ بات سُن کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فیصلے نہیں دیا کرتے تھے۔ یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ ایک طرف کی بات سُنتے جبکہ حالات کا خود علم نہ ہوتا اور آپ فیصلہ صادر فرما دیتے۔ اس لئے وہ معروف عورت تھی اس کے اندر کوئی کجی ہوگی۔ کوئی ایسی بات ہوگی جس کے نتیجے میں آپ نے خاوند کو حق پر سمجھا۔ لیکن جب بچوں کا خیال آیا تو پھر فیصلے کو بدل دیا اور فرمایا کہ دیکھو نصیحت کرو، حتی المقدور اصلاح کی کوشش کرو۔ اس لئے بچوں کی حالت میں تو طلاق بہت ہی زیادہ احتیاط کا تقاضا کرتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی طلاق میں جلدی کو سخت ناپسند فرماتے تھے ایک موقعے پر ایک شخص کا معاملہ پیش کیا گیا کہ اس نے اپنی بیوی کو یہ لکھا ہے کہ اگر وہ بدیدنِ خط اس کی طرف روانہ نہ ہوگی تو اسے طلاق دیدی جاوے گی یعنی اس زمانے میں ایسے ایسے بھی بوالعجب لوگ ہوا کرتے تھے کہ یہ خط لکھا بیوی کو کہ میرا خط دیکھتے ہی اگر وہ میری طرف روانہ نہ ہوگئی تو طلاق ہوگئی۔ سُنا گیا ہے کہ اس پر حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا جو شخص اس قدر جلدی قطع تعلق کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے تو ہم کیسے اُمید کرسکتے ہیں کہ ہمارے ساتھ اس کا پکا تعلق ہے۔

کیسی حکمت کی بات ہے

کیسی گہری بات ہے۔ جو شخص اپنی بیوی سے قطع تعلق کرنے میں جلدی کرتا ہے یا بیوی خاوند سے۔ ایسے لوگوں کا مزاج اُن کو نیکیوں سے قطع تعلق کرنے میں بھی جلدی کرواتا ہے اور اچھی باتوں سے بھی اُسی طرح محروم کر دیتا ہے اس لئے اس پر نگاہ رکھنی چاہیئے۔ اور تعلق کو جہاں تک ممکن ہو نبھانا چاہیئے چھوٹی چھوٹی ادنیٰ ادنیٰ باتوں پر تعلقات کو منقطع نہیں کرنا چاہیئے۔ ایسی باتیں جو ہمارے معاشرے کو خراب کر رہی ہیں ان کی

بنیادی وجہ تکبر ہے

تکبر ایک ایسی چیز ہے جو اتنے بھیس بدل کر انسان میں آتا ہے کہ بسا اوقات انسان اس کو پہچان نہیں سکتا۔ سب سے زیادہ خطرناک تکبر نیکی کا تکبر ہوتا ہے اور جو کچھ اپنے پاس ہے اس کے نتیجے میں انسان، جس کے پاس وہ چیز نہیں ہے اس کے خلاف بڑے بول بولنے لگتا ہے اس کو طعنے دینے لگ جاتا ہے اور جو باتیں انسان کے پاس نہیں ہوں اُن میں کسی قدر انکسار دکھاتا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ انکسار کہتے ہی اُس چیز کو ہیں کہ کچھ ہو اور پھر انسان انکسار دکھائے۔ اس کی بہت سی مثالیں دی جا سکتی ہیں۔ معاشرہ میں تو بالعموم قانون کی طرح یہ بات کارفرما ہے کہ بہت سے فساد دُنیا میں نیکی کے تکبر کے نتیجے پر ہوتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص اگر نمازی ہے تو وہ غیر نمازی کو اتنی بُری آنکھ سے دیکھتا ہے کہ گویا اس سے بڑا کوئی نقص ہی دُنیا میں نہیں ہو سکتا اور ہو سکتا ہے وہ خود لین دین میں اتنا گندہ ہو کہ وہ لوگوں کے مال بھی کھا رہا ہو، حرام خوری کر رہا ہو، رشوتیں بھی لے رہا ہو لیکن نماز چونکہ پڑھ رہا ہے اس لئے وہ سمجھتا ہے کہ نماز سے بڑھ کر نیکی اور کوئی نہیں اور جو غیر نمازی ہے وہ تو ہے ہی جہنمی۔ چنانچہ بے نمازوں کے ساتھ وہ نہایت ہی درشتی سے پیش آتا ہے، اُن کو بُری نظر سے دیکھتا ہے، ان کو اپنے سے ادنیٰ سمجھتا ہے اور ایسے خاوند اپنی بیویوں سے زیادتی کر رہے ہوتے ہیں بظاہر نیکی کے معاملے میں اور ایسے باپ اپنے بچوں سے سختیاں کر رہے ہوتے ہیں بظاہر نیکی کے نام پر۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ ان کے دوسرے مزاج ہمیں بتاتے ہیں کہ یہ محض نیکی کا تکبر تھا نیکی سے محبت نہیں تھی کیونکہ اگر نیکی سے محبت ہوتی تو باقی باتوں میں بھی وہ نیک ہوتے۔ اپنا نقص جہاں ہے وہاں انسان نرمی دکھا لیتا ہے ایک آدمی لین دین کے معاملے میں بالکل صاف ہے وہ بڑے زور زور سے حملے کرتا ہے دوسرے انسان پر، لیکن دوسری بدیاں اس میں موجود ہیں ان سے وہ چشم پوشی کر لیتا ہے بغرضیکہ ہر جگہ

نیکی کا تکبر

دنیا میں بہت سے فسادات پھیلانے کا موجب بن جاتا ہے۔ بڑے بڑے پادریوں کے واقعات آپ کو تاریخ میں ملیں گے ان میں بعض نیکیاں پائی جاتی تھیں جن کو بڑے ظالمانہ طور پر انہوں نے اپنے معاشرے میں نافذ کرنے کی کوشش کی ہے اور جو کمزوریاں پائی جاتی تھیں اُن سے وہ آنکھیں بند کر لیتے تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اُسوے پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ انکسار ہے ہی یہی کہ کوئی چیز موجود ہو اور پھر انسان اپنے آپ کو ہمبل (HUMBLE) بنائے یعنی دوسروں کے سامنے نرمی سے پیش کرے اپنے آپ کو، عاجزی کے ساتھ دوسروں کے ساتھ معاملہ کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم میں ساری نیکیاں اپنے حدِ کمال تک پہنچی ہوئی تھیں، اگر نیکی کے معاملے میں نعوذ باللہ من ذالک تکبر جائز ہوتا تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو سارے بنی نوع انسان سے قطع تعلق ہو جانا چاہیئے تھا اور ہر ایک پر ہر بات میں سختی کرنی چاہیئے تھی اور کسی سے کسی ایک معاملے میں بھی آپ نے سختی نہیں فرمائی۔ کونسی نیکی ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم میں اپنے پورے کمال اور عروج تک موجود نہیں تھی۔ لیکن ان نیکیوں کو نافذ کرنے میں آپ نے انتہائی انکساری سے کام لیا، نرمی سے کام لیا، محبت اور پیار سے کام لیا۔ اس لئے جب آپ طعنے دیتے ہیں دوسرے کو عملاً یہ تو بسا اوقات، اگر آپ دل پہ غور کریں تو معلوم ہوگا کہ اپنے نفس کے تکبر کی بناء پر وہ طعنہ دیا جا رہا ہے۔ اسی لئے نیکیاں نافذ کرنے کے لئے

انکسار ضروری ہے

جو نمازی ہے وہ محبت اور انکسار کے ساتھ نماز کو رائج کرنے کی کوشش کرے دوسرے کو اپنے سے ادنیٰ اور ذلیل نہ سمجھے۔ جو راست گو ہے وہ سچائی کو انکساری کے ساتھ رائج کرنے کی کوشش کرے جو معاملات کا صاف ہے وہ معاملات کے معاملے میں انصاف اور تقویٰ کی تعلیم انکسار سے

کے ساتھ دے اور طعن آمیزی کا طریق اختیار نہ کرے گھروں میں بھی بہت سی لڑائیاں اسی بناء پر ہوتی ہیں۔ ایک خاوند میں ایک خوبی ہے جو اس کی بیوی میں نہیں ہے وہ اس خوبی کے اوپر اتنا اپنا سر اونچا کر لیتا ہے کہ ادنیٰ سی بھی کمزوری اس میں برداشت نہیں کر سکتا اور جو برائیاں اس میں ہیں وہ اس کو نظر ہی نہیں آ رہی ہوتیں اور ان معاملات میں پھر وہ نرمی بھی کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ برائیاں تو اس لئے راسخ ہو جاتی ہیں گھر میں کہ وہ چونکہ خود برائیوں میں مبتلا ہے اُن کو دور نہیں کر سکتا۔ نیکیاں اس لئے راسخ نہیں ہوتیں کہ نیکیاں راسخ کرنے کا طریق متکبرانہ ہوتا ہے اور اس سے ردّ عمل پیدا ہوتا ہے۔ میں نے کئی گھروں میں دیکھا ہے کہ جن کے بچے بالکل برعکس تصویر بنا رہے ہوتے ہیں۔ ایک باپ ہے جو سچ کے معاملے میں سختی کر رہا ہے بچے جھوٹے بن رہے ہیں، ایک باپ ہے جو نمازوں کے معاملے میں سختی کر رہا ہے بچے بے نمازی ہو رہے ہیں۔ ایک ماں ہے جو پردے کے معاملے میں سختی کرتی ہے تو بیٹیاں بے پردہ بن رہی ہوتی ہیں

یہ اُلٹ تصویریں کیوں

بن رہی ہوتی ہیں جہاں بھی تصویریں برعکس بن رہی ہوں وہاں بنیادی نقص آپ کو یہی معلوم ہوگا کہ اُس معاملے میں تکبر سے اور نخوت سے کام لیا گیا ہے اور نخوت اور تکبر ردّ عمل پیدا کرتے ہیں۔ اس لئے نیکیوں کو اگر ناجائز طریق پر نافذ کرنے کی کوشش کریں گے، سوسائٹی میں جاری کرنے کی کوشش کریں گے تو نیکیوں کی بجائے اُلٹ چیز پیدا ہوگی۔ اسی لئے قرآن کریم نے فرمایا ہے وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ کہ وہ حق بات کی ہی نصیحت نہیں کرتے بلکہ صبر کے ساتھ حق بات کی نصیحت کرتے ہیں اور صبر اور تکبر کا آپس میں کوئی جوڑ نہیں۔ صبر تو اپنے دل پر دُکھ سے کر پھر نیکی کو جاری کرنے کا نام ہے۔ اس لئے اصلاح معاشرے میں، اس معاشرے میں اس بات کو خوب اچھی طرح یاد رکھیں کہ جن باتوں میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو نیکی عطا فرمائی ہے اور فضیلت بخشی ہے ان باتوں میں انکساری سے کام لیں۔ یہ ہے اُسوۂ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم۔ اور اگر یہ اُسوہ آپ اختیار کریں گے تو پھر انشاء اللہ آپ کی چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی گہرے اثرات پیدا ہو جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں اوّل خدا کی توحید اختیار کرو دوسرے آپس میں، محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونے دکھلاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو یہی دلیل تھی جو صحابہ میں پیدا ہوئی تھی۔ كُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ یاد رکھو تالیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو جب تک تم میں سے ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے

وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے

وہ مصیبت اور بلاء میں ہے اس کا انجام اچھا نہیں۔ میں ایک کتاب بنانے والا ہوں اُس میں ایسے تمام لوگ الگ کر دیئے جائیں گے جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائی ہوتی ہے۔ مثلاً ایک شخص کہتا ہے کہ کسی بازی گر نے دس گز کی چھلانگ ماری ہے دوسرا اس پر بحث کرنے بیٹھ جاتا ہے اور اس طرح پر کینہ کا وجود پیدا ہو جاتا ہے۔"

یہ مثال تو بالکل چھوٹی سی ہے لیکن عملاً آپ گھروں کی لڑائیاں اور فسادات پر نظر کریں تو اسی طرح شروع ہوتے ہیں ایک مجلس لگی ہوئی ہے خوش گپیوں کی بڑے اچھے ماحول میں چائے بھی پی جا رہی ہے باتیں ہو رہی ہیں اور انہیں سے یہ چھوٹی چھوٹی باتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ ایک چھوٹی سی بات پر بحث اور وہاں بھی ہمیشہ

تکبر ذمہ دار ہوتا ہے فساد کا

ایک آدمی نے ایک بات کہی (مثلاً) کہا دوسرے نے اُسے نیچا دکھانے کے لئے اس سے بڑی بات کہی یا اس کی بات کو جھٹلایا اور ردّ کیا اور اس سختی کے ساتھ ردّ کیا کہ اس نے اپنی تحقیر محسوس کی خواہ بات کوئی بھی ہو بازی گر کے تماشے کی بات ہو یا کوئی اور بڑی بات ہو یا علمی پہلو کی بحث ہو رہی ہو۔ ہمیشہ فسادات تکبر اور نخوت کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں یا کہنے والا تکبر کے رنگ میں بات کر رہا ہوتا ہے اپنی بڑائی دکھانے کے لئے یا سننے والا احساس کمتری میں مبتلا ہو جاتا ہے تکبر کے نتیجے میں۔ فرمایا:

"اس طرح پر کینہ کا وجود پیدا ہو جاتا ہے۔ یاد رکھو بغض کا جدا ہونا مہدی کی علامت ہے اور کیا وہ علامت پوری نہ ہوگی۔"

کیسا عجیب رنگ ہے نصیحت کا۔ فرمایا تم میری طرف منسوب ہو رہے ہو۔ میری سچائی کے دلائل دیتے ہو دُنیا کو۔ اور بغض کا دور ہونا تو

مہدی کی علامتوں

میں سے ایک ہے کیا تم مجھے جھٹلاؤ گے اپنے اعمال سے۔ کیا اس علامت کو پوری کر کے نہیں دکھاؤ گے۔ پھر فرمایا:۔

"جیسے طبی مسئلہ ہے کہ جب تک بعض امراض میں قلع قمع نہ کیا جاوے مرض دفع نہیں ہوتا، میرے وجود سے انشاء اللہ ایک صالح جماعت پیدا ہوگی۔ باہمی عداوت کا سبب کیا ہے۔ بخل ہے رعونت ہے، خود پسندی ہے اور جذبات ہیں۔ میں نے بتلایا ہے کہ میں عنقریب ایک کتاب لکھوں گا اور ایسے تمام لوگوں کو جماعت سے الگ کر دوں گا جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے۔ اور باہم محبت اور اخوت سے نہیں رہ سکتے۔ جو ایسے ہیں وہ یاد رکھیں کہ وہ چند روزہ مہمان ہیں جب تک کہ عمدہ نمونہ نہ دکھائیں۔ میں کسی کے سبب سے اپنے اوپر اعتراض نہیں لینا چاہتا۔ ایسا شخص جو میری جماعت میں ہو کر میرے منشاء کے موافق نہ ہو وہ خشک ٹہنی ہے اس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے۔ خشک ٹہنی دوسری سرسبز شاخ کے ساتھ رہ کر پانی کو چوستی ہے مگر وہ اس کو سرسبز نہیں کر سکتا بلکہ وہ شاخ دوسری کو بھی لے بیٹھتی ہے۔ پس ڈرو۔ میرے ساتھ وہ نہ رہے گا جو اپنا علاج نہ کرے گا چونکہ یہ سب باتیں میں کتاب میں مفصل لکھوں گا اس لئے اب میں چند عربی فقرے کہہ کر فرض ادا کرتا ہوں۔"

پھر فرمایا:۔

"پس یاد رکھو کہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھائیوں کو دُکھ دینا ٹھیک نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جمیع اخلاق کے متمم تھے اور اس وقت خدا تعالیٰ نے آخری نمونہ آپکے اخلاق کا قائم کیا ہے۔ اس وقت بھی اگر وہی درندگی رہی تو پھر سخت افسوس اور کم نصیبی ہے پر دوسروں پر عیب نہ لگاؤ کیونکہ بعض اوقات انسان دوسرے پر عیب لگا کر خود اس میں گرفتار ہو جاتا ہے اگر وہ عیب اس میں نہیں لیکن اگر وہ عیب سچ مچ اس میں ہے تو اس کا معاملہ پھر خدا تعالیٰ سے ہے"

یہ ایک باریک فرق حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے کیا ہے اس کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ دوسروں پر غلط عیب نہ لگاؤ آپ نے فرمایا ہے دوسروں پر عیب نہ لگاؤ پھر آگے دو صورتیں ہیں اگر غلط عیب لگایا گیا ہے کچھ ایسی بدی بیان کی گئی ہے جو دوسرے میں نہیں ہے تو بسا اوقات اس کی سزا یہ مل سکتی ہے کہ وہ عیب تم میں ظاہر ہو جائے اور تم خود اس عیب میں مبتلا ہو جاؤ اور اگر وہ عیب اس میں تھا تب بھی عیب نہ لگاؤ پھر اس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے خدا پر اس کے معاملے کو چھوڑو۔ فرماتے ہیں:۔

"بہت سے آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنے بھائیوں پر ناپاک الزام لگا دیتے ہیں۔ ان باتوں سے پرہیز کرو بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچاؤ اور اپنے بھائیوں سے ہمدردی، ہمسایوں سے نیک سلوک کرو اور اپنے بھائیوں سے نیک معاشرت کرو اور سب سے پہلے شرک سے بچو یہ

تقویٰ کی ابتدائی اینٹ ہے۔"

پھر فرمایا :-

"یہ بڑی رعونت کی جڑ اور بیماری ہے کہ دوسرے کی خطا پکڑ کر اشتہار دے دیا جاوے"

بہت بڑی تباہیاں ہمارے معاشرے کی اس طرح پھیلتی ہیں۔ دوسرے کی نہ صرف یہ کہ تحقیر کرنا بلکہ اُس کے عیب کو پکڑ کر پھر اس کو مشتہر کرنا اور مجالس میں اس کو مذاق کا نشانہ بنانا اور اس کے عیوب پر ہنسنا اور ٹھٹھے کرنا۔ فرمایا یہ رعونت کی جڑ ہے یعنی سارا تکبر اس بات سے پیدا ہوتا ہے اس گندی عادت سے پیدا ہوتا ہے۔

"دوسرے کی خطا پکڑ کر اشتہار دیدیا جاوے ایسے امور سے نفس خراب ہو جاتا ہے اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ غرض یہ سب امور تقویٰ میں داخل ہیں اور اندرونی بیرونی امور میں تقویٰ سے کام لینے والا فرشتوں میں داخل کیا جاتا ہے کیونکہ اس میں کوئی سرکشی باقی نہیں رہ جاتی۔ تقویٰ حاصل کرو کیونکہ تقویٰ کے بعد ہی خدا تعالیٰ کی برکتیں آتی ہیں۔ متقی دنیا کی بلاؤں سے بچایا جاتا ہے خدا ان کا پردہ پوش ہو جاتا ہے جب تک یہ طریق اختیار نہ کیا جاوے کچھ فائدہ نہیں۔ ایسے لوگ میری بیعت سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ فائدہ ہو بھی تو کس طرح جبکہ ایک ظلم تو اندر ہی رہا۔ اگر وہی جوش، رعونت، تکبر، عجب، ریاکاری، سریع الغضب ہونا باقی ہے جو دوسروں میں بھی ہے تو

پھر فرق ہی کیا ہوا۔"

پھر فرماتے ہیں :-

"میں دیکھتا ہوں کہ جماعت میں باہم نزاعیں بھی ہو جاتی ہیں اور معمولی نزاع سے پھر ایک دوسرے کی عزت پر حملہ کرنے لگتا ہے اور اپنے بھائی سے لڑتا ہے یہ بہت ہی نامناسب حرکت ہے یہ نہیں ہونا چاہیئے بلکہ ایک اگر اپنی غلطی کا اعتراف کرے تو کیا حرج ہے۔ بعض آدمی ذرا ذرا سی بات پر دوسرے کی ذلت کا اقرار کئے بغیر پیچھا نہیں چھوڑتے۔ ان باتوں سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ خدا تعالیٰ کا نام ستار ہے پھر یہ کیوں اپنے بھائی پر رحم نہیں کرتا اور عفو اور پردہ پوشی سے کام نہیں لیتا۔ چاہیئے کہ اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرے اور اُس کی عزت اور آبرو پر حملہ نہ کرے ایک چھوٹی سی کتاب میں لکھا دیکھا ہے کہ ایک بادشاہ قرآن لکھا کرتا تھا ایک مُلّا نے کہا کہ یہ آیت غلط لکھی ہے بادشاہ نے اُس وقت اُس آیت پر دائرہ کھینچ دیا کہ اس کو کاٹ دیا جائے گا۔ جب وہ چلا گیا تو اس دائرہ کو کاٹ دیا جب بادشاہ سے پوچھا کہ ایسا کیوں کیا تو اُس نے کہا کہ دراصل وہ غلطی پر تھا مگر میں نے اُس وقت دائرہ کھینچ دیا کہ اس کی دلجوئی ہو جاوے۔"

یہ وہ باریک مثال ہے کہ نیکی کے ہوتے ہوئے اس میں انکسار کرنا، درست ہوتے ہوئے خوش خلقی سے پیش آنا اور انکساری سے پیش آنا، سچے ہوتے ہوئے جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرنا یعنی ایک مولوی نے بادشاہ کی غلطی نکالی اپنی طرف سے اور غلطی نہیں تھی۔ وہ وقت ہے جب انسان غلطی پر نہیں ہے کہ اس کو تجائے زور کے ساتھ، شدت کے ساتھ، اس کا مذاق اڑاتے ہوئے کہ تم خود غلط ہو۔ اس نے اس وقت اس نے ایک دائرہ کھینچ دیا اور جھوٹ بھی نہیں بولا یہ نہیں کہا کہ تم ٹھیک کہتے ہو۔ دائرہ کھینچ دیا جس سے اُس نے یہ نتیجہ نکالا کہ یہ اس لفظ کو کاٹ دے گا اور بادشاہ نے اس لیے دائرہ کھینچا کہ اس دائرے کو میں کاٹ دوں گا اور اس طرح اس کی دلجوئی بھی ہو گئی۔ تو

آخری تان حسنِ خلق پہ

ٹوٹتی ہے ہر بات کی۔ اگر آپ کا خلق اعلیٰ درجہ کا ہو، اگر آپ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے یہ سیکھ لیں کہ جہاں نیکی میں درجہ کمال ہے وہیں عجز بھی ہے اور عجز سجتا بھی اسی کو ہے جس کے پاس کچھ ہو۔ جس کے پاس ہے کچھ نہیں اس بیچارے نے عجز کیا دکھانا ہے۔ دیسی

ہی بات ہے جیسے کسی کے گھر میں دال پکی ہو اور وہ کہے کہ جی جو دال ہے وہ میں حاضر کرتا ہوں اس کو عجز تو نہیں کہہ سکتے وہ تو بیچاری دال اس بیچارے کو اور کیا کہیں گے۔ سوائے اس کے کہ وہ پاگل ہو بیچارہ عجز کے شوق میں اس کا نام بگاڑ دے۔ جیسے کہا جاتا ہے کہ ایک دفعہ ایک غریب آدمی کسی امیر دوست کے گھر گیا اس نے بہت ہی اعلیٰ کھانے پکائے ہر قسم کی خاطر مدارات کیں اور جب دستر خوان پر بلایا تو نہایت ہی عمدہ قسم کے کھانوں کو سامنے پیش کرتے ہوئے کہا کہ معاف کرو بھائی جو دال دلیہ حاضر تھا وہ میں نے پیش کر دیا۔ یہ تو انکسار ہوا لیکن اگر عملاً تو یہ انکسار نہیں ہے بلکہ دکھاوے کے رنگ میں یہ بات ہوتی ہے مگر بہر حال اگر وہ اخلاص سے کی جائے تو انکسار ہے۔ اس کے بعد اس غریب دوست نے دعوت کی اور واقعتاً دال پکی تھی۔ اس نے سوچا کہ اتنے اچھے کھانوں کا نام اس نے دال دلیہ رکھا تھا میں اس دال کو کیا کہوں اس کو کیا نام دوں تو اس نے دال پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضور میرے پاس تو کچھ بھی نہیں جو گند بلا ہے وہ حاضر ہے۔ تو دال کا گند بلا ہی بنایا جا سکتا تھا تو اگر تمہارے پاس کوئی نیکی نہیں ہے تو انکسار کیا دکھاؤ گے اس گند کا نام اس سے بڑا گند تو نہیں رکھ سکتے۔ انکسار کہتے ہی اس بات کو ہیں کہ خوبی ہے اور اپنی خوبی سے چشم پوشی اس طرح کرنا کہ گویا وہ خوبی نہیں۔ سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل دکھانا یا

خدا کے پاک نبی بن کر

یہ اس کے عرض کرنا کہ میں تو کرمِ خاکی ہوں، بشر کی جائے نفرت ہوں، انسانوں کی عار ہوں، میرے میں کچھ بھی نہیں ہے

لوگ کہتے ہیں کہ نالائق نہیں ہوتا قبول
میں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگاہ میں بار

اس کو انکسار کہتے ہیں، اس کو عجز کہتے ہیں۔

پس اپنی خوبیوں پر عجز کرو اور پھر دیکھو کہ معاشرہ کتنی تیزی کے ساتھ سدھرنے لگتا ہے۔ دوسرے کی بدیوں پر تکبر نہ کرو۔ اپنی کمزوریوں پر انکسار تو دکھانا پڑتا ہی ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ جہاں تک انسانی کمزوریوں کا تعلق ہے جو شخص اپنی نیکیوں پر بھی انکسار دکھاتا ہے اپنی کمزوریوں پر تو اس کا یہ حال ہوتا ہے کہ خدا کے حضور کٹ مرتا ہے۔ سوائے شرمندگی اور خدا کے حضور

ندامت کے آنسو

بہانے کے اُس کے پاس کچھ بھی نہیں رہتا اور جو شخص اپنی نیکیوں پہ تکبر کرتا ہے اُس کو بدیوں پر شرمندگی کی توفیق بھی نہیں ملتی۔ یہ ان دونوں باتوں کا گہرا آپس میں تعلق ہے ایک ایسا جوڑ ہے جس کو آپ الگ نہیں کر سکتے۔ یاد رکھیں کہ جو شخص اپنی نیکی پر متکبر ہے، میں پھر اس بات کو دہراتا ہوں کہ اُس شخص کو اپنی کمزوریاں بسا اوقات نظر نہیں آتیں اور یہ دونوں باتیں ایک دوسرے سے گہرا تعلق رکھتی ہیں اس کے نتیجہ میں اس کو ندامت اور استغفار کی توفیق نہیں مل سکتی۔ ندامت اور استغفار کی توفیق اسی کو ملتی ہے جو اپنی نیکیوں کے او پر بھی انکسار دکھاتا ہے اور پھر بدیاں اگر ہوں تو اس کا تو حال ہی کچھ نہیں رہتا بیچارے کا۔ وہ تو پانی ہو جاتا ہے اپنے خدا کے حضور۔ اس لئے یہ مسئلہ حل ہو گیا آج ہمارے سامنے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کیوں استغفار کرتے تھے

اگر آپ ایک یاد نیکیوں پر انکساری کریں تو آپ خدا کے حضور استغفار کے لئے ایک مزاج پیدا کر رہے ہوتے ہیں اپنی کمزوریوں کے معاملے میں۔ وہ نبی جو نبی کامل تھا جس کو ساری نیکیاں حاصل تھیں اور وہ سچے درجہ کمال تک حاصل تھیں اُس نے اس لئے سب سے زیادہ استغفار کیا کہ وہ نیکیوں کے معاملے میں متکبر نہیں تھا بلکہ منکسر المزاج تھا اور اس نے انکسار کے اور استغفار کے پھر اور بہانے ڈھونڈے۔ آپ نے یہ کہا کہ جو کچھ بھی مجھے حاصل ہے میرا اول سے آخر تک خدا کا فضل ہے۔ اتنا خدا کا فضل ہے کہ میرے پاس اپنا کچھ بھی نہیں رہا۔ مجھے بھی وہ بخشے گا تو اپنے فضل سے

بخشے گا۔ دیکھو ایک انکسار نے پھر کیسے حسین رنگ دوسرے پیدا کر دیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی یہی عرض کرتے ہیں اپنے رب کے حضور کہ ؎

یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ مَیں آیا پسند
ورنہ درگاہ میں تیری کچھ کم نہ تھے خدمت گزار

پس معاشرے کی اصلاح شروع ہوگی تو آپ سے شروع ہوگی۔ گھروں کی اصلاح شروع ہوگی تو مرد اوّل ذمّہ دار ہیں مردوں کو قوّام بننا پڑے گا لیکن قوّام ان معنوں میں جن معنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے کہ دوسرے کی اصلاح اپنی اصلاح کے ذریعے کریں۔ اور اپنی اصلاح کے ذریعے دوسرے میں اس کی تاثیر جاری کریں

صحبتِ صالحین

جس کو کہتے ہیں یہ وہ تعریف ہے قوّام کی کہ مرد قوّام ان معنوں میں ہے کہ وہ خود صالح بنتا ہے اور اس کی صالحیت میں تاثیر پیدا ہو جاتی ہے اور وہ تاثیر اس کے گھر میں اثر دکھاتی ہے اور اس کے نتیجے میں اس کی عورت بھی خوبصورت بننی شروع ہو جاتی ہے۔۔ اخلاقی لحاظ سے اور پھر اس کی اولاد میں بھی وہ تاثیر جلوہ گر ہو جاتی ہے۔ اور انکسار کا دامن پکڑ لیں کسی معاملے میں بھی تکبر نہ کریں اگر آپ تکبر نہیں کریں گے تو آپ کے منہ سے دُکھ کا کلمہ نہیں نکلے گا۔ خواہ وہ بحث ہو رہی ہو یا کوئی معاملہ آپس کا انسانی معاملہ ہو ہر معاملے میں تکبر اثر انداز ہو رہا ہوتا ہے اس لئے انکسار سیکھیں اور انکسار سیکھیں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے کیونکہ آپؐ کو درجۂ کمال حاصل تھا۔ حقیقت یہ ہے جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے۔ انکسار کا اگر صحیح انسان مفہوم سمجھ جائے تو

ساری دُنیا کی دولتیں

اُس کو میسر آجاتی ہیں۔ لعض لوگ بیچارے انکسار کا مفہوم نہ سمجھنے کے نتیجے میں انکسار میں بھی تکبّر کر رہے ہوتے ہیں۔ یعنی اتنا دھوکا ہے اس مسئلے میں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ ایک امیر آدمی اپنی امارت کا رُعب جتانے کے لئے کہتا ہے کہ جی میرا معمولی سا گھر ہے بس چھوٹی سی کُٹیا ہے تشریف لائیں آپ میرے گھر میں اور انکسار نہیں ہو رہا ہوتا مراد یہ ہوتی ہے کہ دیکھو جی میری چھوٹی سی کُٹیا دیکھو گے تو بڑے بڑے لوگوں کے محلوں سے بھی افضل ہے۔ اپنے کھانے کو جب وہ بُرا بھلا کہتا ہے بظاہر تو وہ بھی انکسار کی وجہ سے نہیں بلکہ دکھاوے کا ایک رنگ ہے ایک برتری کے اظہار کا ایک طریق ہے اس لئے عجیب بات ہے کہ ہمارے تو انکسار میں بھی تکبر پایا جاتا ہے جب معاشرے بگڑتے ہیں تو یہ حال ہو جاتا ہے بیماریوں کا۔ اس لئے حکمت کے ساتھ آنکھیں کھول کر معاملہ کریں۔ بہت ہی بڑی ذمہ داری ہے جماعت احمدیہ کی کہ نہ صرف اخلاق پیدا کریں بلکہ

اخلاق کو مکارم تک پہنچائیں

اور مکارم سے آگے بڑھا کر مکارم اخلاق کو بھی زینت بخشیں۔۔ اگر ہم ایک با اخلاق جماعت بن جائیں جو سچے معنوں میں با اخلاق ہو۔ جن اخلاق کی بنیاد تقویٰ پہ ہوتی ہے، حکمت پر ہوتی ہے تو پھر دیکھیں کہ آپ کے دوسرے کام کتنے آسان ہو جاتے ہیں۔ سب سے پہلے تو اس کا اجر آپ کے اپنے گھروں میں ملنا شروع ہو جائے گا وہ گھر جو جہنم بنے ہوئے ہیں ہم میں سے بہت سے لوگوں کے لئے وہ جنّت بن جائیں گے۔ بے وجہ لڑنا۔ بے وجہ ایک دوسرے کو گالیاں دینا، دُکھ دینا، طعنے دینا۔ مصیبت پڑی ہوئی ہے دونوں فریق کو۔ نہ طعنے دینے والا خوش نہ وہ خوش جس کو طعنے دیئے جا رہے ہیں۔ خواہ مخواہ گھر لُوٹ رہے ہیں۔ جہنم کا نظارہ ہے۔ گھر تو سکین کے لئے ہوتے ہیں ان گھروں میں اچھے حُسنِ خلق کے ذریعہ جنّتیں پیدا کریں۔ اگر یہاں کی جنّت نصیب نہ ہوئی تو وہاں کی جنّت کے خواب بالکل جھوٹے نکلیں گے یہ مَیں آپ کو بتا رہا ہوں وہ سوا جنّت کی حقیقت جس کو ایک نبی دُنیا میں پیدا کرنے کے لئے آتا ہے وہ پہلے اس

دُنیا میں اس کو نصیب ہوتی ہے پھر آخرت میں جا کے نصیب ہوتی ہے جنّتان کا جو وعدہ ہے وہ انہی معنوں میں ہے کہ ہر مومن کے لئے دو قسم کی جنّتیں ہیں۔ ایک اس دُنیا میں وہ جنّت جو وہ اپنے ہاتھ سے بنا رہا ہوتا ہے اور پھر ایک وہ جنّت جو خدا اُسے اس دُنیا میں ادا کرتا ہے بے انتہا بڑھا چڑھا کر اس کو اس دُنیا کی جنّت سے کوئی بھی نسبت نہیں باقی رہتی اس لئے

اپنے معاشرے کو حسین بنائیں

کہ ایک پھل تو آپ کو اُسی وقت ملنا شروع ہو جائے گا اور دوسرا پھل آپ کو یہ ملے گا کہ بڑی عظیم قوت آپ میں مقناطیسی رنگ کی پیدا ہو گی حسین معاشرے کی طرف ارد گرد کا معاشرہ کھنچتا چلا آتا ہے۔ آپ کی تبلیغ میں عظمت پیدا ہو جائے گی۔ آپ کی بات میں ایک رفعت پیدا ہوگی بلندی پیدا ہوگی اور آپ اپنے ماحول کو کھینچ کر تیزی کے ساتھ احمدیت میں جذب کرنے لگیں گے اور اپنی ان ذمّہ داریوں کو ادا کریں گے جو آج آپ کے کندھوں پر ڈالی گئی ہیں۔

اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

درخواستہائے دُعا

محترمہ آپا امۃ الحفیظ صاحبہ بیگم جناب ڈاکٹر عبد السلام صاحب (نوبل انعام یافتہ) اٹلی میں ڈاکٹر صاحب کے ہاں تشریف لے گئیں۔ اچانک پیٹ میں درد ہوئی۔ جس کی وجہ سے میجر اپریشن ہُوا۔ ابھی وہ ہسپتال میں ہیں۔ کمزور ہیں وہاں کی زبان سے عدم واقفیت اور اکیلی ہونے کی وجہ سے تکلیف میں ہیں۔

موصوفہ لجنہ اماء اللہ انگلستان کی صدر ہیں اور دینی خدمات میں مصروف رہتی ہیں اور مرکز سلسلہ کی بھی نمایاں خدمت کرتی ہیں۔ احباب ان کی صحت عاجلہ کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے خصوصی دُعا فرماتے رہیں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

• — مکرمہ عطیہ رفیق صاحبہ سکندر آباد سے اطلاع دیتی ہیں کہ اُن کے چچا اور خُسر مکرم بشیر الدین اللہ دین صاحب اچانک پیٹ درد کی تکلیف سے بیمار اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ کامل شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

• — مکرم مولوی عبد المومن صاحب راشد مبلغ سلسلہ دیودرگ سے اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم عبد الکریم صاحب نور کی بیٹی عزیزہ عطیہ ربانی صاحبہ بیمار ہے۔ مکرم عبد الکریم صاحب نور نے مبلغ ۲۵/- روپے مختلف مدات میں ادا کرتے ہوئے احباب جماعت سے عزیزہ کی کامل شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست کی ہے۔

• — مکرمہ سعیدہ بشریٰ صاحبہ اونہ گام بانڈی پورہ کشمیر سے اپنی دو بیٹیوں کی نمایاں کامیابی اور اپنی ذہنی پریشانی کے ازالہ اور صحت و تندرستی کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔

• — مکرم محمد حبیب اللہ صاحب گوملا بہار سے اپنے بیٹے عزیز محمد جاوید سلمہٗ کی میٹرک کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں موصوف نے مبلغ ۱۵/- روپے مختلف مدات میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ۔

• — مکرم سید حمید الدین صاحب آف جمشید پور اطلاع دیتے ہیں کہ اُن کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے اپنی کامل صحت یابی اور ان کے فرزند عزیز سید پرویز افضل کے گھر میں ولادت ہونے والی ہے صحت و سلامتی کے ساتھ فراغت کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

• — مکرم بشارت احمد صاحب ناگنڈ دیو درگی تیماپور سے ۱۰/- روپیہ اعانت بدر کے لئے ارسال کرتے ہوئے اپنے جنرل سٹور کی ترقی کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

• — مکرم ظفر احمد صاحب احمدی گلبرگہ سے والدہ محترمہ کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر نیز اپنے کاروبار میں برکت و ترقی کے لئے اور مشکلات کے ازالہ کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں ✽

جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز کا کامیاب جلسہ سالانہ

اور

مجالس انصار اللہ صوبہ بہار و اُڑیسہ کا دو روزہ سالانہ اجتماع اور جلسہ پیشوایانِ مذاہب کا انعقاد

مرکزی مبلغین کرام کے علاوہ صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور صدر صاحب تبلیغی منصوبہ بندی کمیشن بہار کی شمولیت

رپورٹ مرسلہ:- نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

۱۴ر ۱۵ر ۱۶ر مارچ کی تاریخوں میں جماعتِ احمدیہ موسیٰ بنی مائنز بہار کی طرف سے روحانی مائدہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ جس سے بہار کے علاوہ اُڑیسہ کی متعدد جماعتوں کے نمائندگان نے بھی استفادہ کیا۔ تفصیل اِس اجمال کی یہ ہے کہ امسال مجالس انصار اللہ صوبہ بہار و اُڑیسہ نے فیصلہ فرمایا کہ وہ اپنا مشترکہ سالانہ اجتماع موسیٰ بنی مائنز میں منعقد کریں۔ اِس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے جماعتِ احمدیہ موسیٰ بنی مائنز نے اپنا سالانہ جلسہ اور جلسہ پیشوایانِ مذاہب کے انعقاد کا پروگرام بنایا اور نظارت سے منظوری حاصل کر کے مرکزی مبلغین بھجوانے کی درخواست کی۔ چنانچہ نظارت دعوۃ و تبلیغ نے مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج تامل ناڈو اور مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج آندھرا پردیش کو وہاں بھجوایا جبکہ سالانہ اجتماع میں شمولیت کی غرض سے مرکز سلسلہ قادیان سے مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم سابق صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ تشریف لے گئے۔ نیز جماعتِ احمدیہ موسیٰ بنی مائنز کی خواہش پر صوبہ بہار کی تبلیغی منصوبہ بندی کمیشن کے صدر مکرم سید فضل احمد صاحب پٹنہ اور مکرم سید عبد الباقی صاحب جوڈیشیل مجسٹریٹ نے بھی جلسہ سالانہ اور اجتماع کے جملہ پروگراموں میں شرکت فرمائی۔ سالانہ اجتماع میں شرکت کی غرض سے جمشید پور، پٹنہ اور بھاگلپور کے علاوہ اُڑیسہ سے کیرنگ۔ کرڈاپلی۔ پنکال۔ سورو اور سونگڑہ وغیرہ سے انصار اللہ کے نمائندگان تشریف لائے ہوئے تھے نیز کلکتہ کے دو احباب نے بھی شمولیت فرمائی۔ مسجد سے ملحقہ احاطہ میں شامیانے نصب کر کے خوبصورت جلسہ گاہ تیار کی گئی تھی جس میں کرسیوں۔ روشنی اور لاؤڈ سپیکر کا معقول انتظام کیا گیا تھا۔ اور مسجد کے سامنے لنگر خانہ کا انتظام کیا گیا تھا جہاں تینوں وقت کھانا تیار کروا کے جملہ مہمانوں کی خاطر خواہ تواضع کی گئی۔ الحمد للہ کہ جماعتِ احمدیہ موسیٰ بنی مائنز کے احباب نے دن رات محنت کر کے کانفرنس اور اجتماع کے جملہ پروگراموں کو کامیاب بنانے کی ہر ممکن کوشش کی اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

بفضلہٖ تعالیٰ ۱۵ر ۱۶ر کو دو روزہ سالانہ اجتماع کے پروگرام کے علاوہ ۱۴ر مارچ کی شب کو جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ۱۵ر مارچ کی شب کو مہو بھنڈار میں جلسہ پیشوایانِ مذاہب اور ۱۶ر مارچ کی شب کو موسیٰ بنی مائنز میں جلسہ پیشوایانِ مذاہب کا کامیاب انعقاد عمل میں آیا۔ اِن معمور الاوقات کامیاب پروگراموں کی تفصیل مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ متعین جمشید پور نے بھجوائی ہے اس کا خلاصہ ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے۔

جلسہ سیرۃ النبی صلعم

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انعقاد کی قبل از وقت تشہیر کی گئی تھی اور دعوت نامے بھی تقسیم کئے گئے تھے۔ نیز اختتام جلسہ پر جماعتِ احمدیہ برطانیہ کے سالانہ جلسہ اور مولانا دوست محمد صاحب شاہد کی مجلس سوال و جواب کی ویڈیو فلم کی نمائش کی بھی منادی کر دی گئی تھی۔ چنانچہ مورخہ ۱۴ر مارچ کی شب بعد نماز مغرب و عشاء سات بجے مکرم سید فضل احمد صاحب ریٹائرڈ آئی جی پٹنہ کی زیر صدارت مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی تلاوت قرآن کریم سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ بعدہٗ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سُنایا۔ اس اجلاس میں دو تقاریر ہوئیں۔ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قربانیوں اور مخالفین کی ایذا رسانیوں پر بے مثال صبر و استقامت کا ذکر کرتے ہوئے بعض ایمان افروز واقعات سُنائے اور مکرم مولوی محمد عمر صاحب نے آیت کریمہ تبارک الذی جعل فی السمآء بروجا وجعل فیھا سراجا و قمرًا منیرا کی تشریح کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ و ارفع مقام کی وضاحت کی اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بعثت پر بھی روشنی ڈالی۔

صدارتی خطاب میں صدرِ جلسہ نے عالمی رواداری کے متعلق اسلام کی بعض حسین تعلیمات کا ذکر کیا۔ بعدہٗ حسب پروگرام ویڈیو فلم دکھائی گئی جس سے احمدی احباب کے علاوہ بعض غیر مسلم اور غیر احمدی دوست بھی محظوظ ہوئے۔

سالانہ اجتماع کا پہلا دن

مورخہ ۱۵ر مارچ کو انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کا پروگرام نماز تہجد سے شروع ہوا جو مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری نے پڑھائی اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے نماز فجر پڑھانے کے بعد قرآن مجید کی چند آیات کا درس دیا۔

ناشتہ وغیرہ سے فراغت کے بعد ٹھیک ۹ بجے اجتماع کا تقریری پروگرام مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر انصار اللہ مرکزیہ کی زیر صدارت مکرم مولوی غلام مہدی صاحب ناصر کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا بعدہٗ صدر محترم نے لوائے انصار اللہ لہرانے کی رسم ادا کی۔ بعد ازاں مکرم انیس الرحمٰن خان صاحب ناظم اعلیٰ اُڑیسہ نے انصار اللہ کا عہد دہرایا اور مکرم مبارک احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کے پیغامات پڑھ کر سُنائے۔ بعدہٗ مکرم خلیل احمد صاحب زعیم مجلس انصار اللہ نے سالانہ رپورٹ پیش کی بعد ازاں نئے صدر مجلس انصار اللہ کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس مکرم عبد الرب صاحب ناظم اعلیٰ ضلع بالاسور و کٹک نے پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب معلم وقفِ جدید متعین کرڈاپلی نے داعی الی اللہ کے موضوع پر اور مکرم عطاء الرحمٰن خان صاحب آف کیرنگ نے بعنوان "مجلس انصار اللہ کی ذمہ داریاں" تقریر کی اِس دوران مکرم فضل الرحمٰن صاحب چودوار نے اُڑیہ نظم سُنائی۔ بعدہٗ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم سابق صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے اپنے چھ سالہ عرصۂ صدارت کی مساعی کی مختصر رپورٹ جو موصوف نے حضور ایدہٗ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوائی تھی، حاضرین کو سُنائی اسی طرح حضور انور کی طرف سے موصولہ خوشنودی اور دُعائیہ کلمات پر مشتمل جواب بھی پڑھ کر سُنایا اور احباب جماعت کو نئے صدر انصار اللہ سے بھرپور تعاون کرنے کی درخواست کی۔

آخر میں مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ سابق صدر صاحب کی مساعی جمیلہ پر اراکین مجالس کو شکر گذار رہتے ہوئے موصوف کے لئے دُعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور ہمیں پہلے سے بڑھ کر مقبول خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ صدر محترم نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذرہ نوازی پر اظہارِ تشکر کرتے ہوئے اراکین مجالس سے درخواست کی اس اہم خدمت سے کماحقہٗ عہدہ برآ ہونے کے لئے آپ کی دُعاؤں اور پُر خلوص تعاون کا محتاج ہوں۔ موصوف نے پاکستان میں جماعتِ احمدیہ پر ہو رہے مظالم کا ذکر کرتے ہوئے خاص طور پر انصار اللہ کو اقامت صلوٰۃ اور گریہ و زاری کے ساتھ خصوصی دُعاؤں کی طرف توجہ دلائی آخر میں اجتماعی دُعا کے ساتھ پہلا اجلاس برخواست ہوا۔

دوسرا اجلاس

اجتماع کے پہلے دن کا دوسرا اجلاس بعد نماز ظہر و عصر ٹھیک ۲½ بجے بعد دوپہر زیر صدارت مکرم مولوی

بشیر احمد صاحب خادم، مکرم مولوی شمس الحق خانصاحب کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا بعدہٗ مکرم محمد نصیر الدین صاحب آف کیرنگ نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ چنانچہ پہلی تقریر مکرم یٰسین خان صاحب نے "برکات دُعا" کے موضوع پر فرمائی۔ مکرم شیخ سہراب صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی حاتم خان صاحب نے سورو میں احمدیوں کی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے احمدیوں کی ثبات قدمی کا ایمان افروز تذکرہ کیا۔ تیسری تقریر مکرم محمد اسلم صاحب معلم موسیٰ بنی مائنز کی تھی موصوف نے ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پر مختصر اور جامع تقریر کی۔ آخر میں الحاج مکرم شیخ علی احمد صاحب نے اپنے حج کے ایمان افروز حالات سُنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

مہو بھنڈار میں جلسہ پیشوایان مذاہب

مورخہ ۱۵؍۳؍۸۶ کو مہو بھنڈار میں لب سڑک کھلے میدان میں پنڈال تیار کر کے جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد کیا گیا۔ جس کے انتظامات مہو بھنڈار کی مقامی جماعت کے علاوہ موسیٰ بنی مائنز کی جماعت کے دوستوں نے سرانجام دیئے۔ مکرم سید فضل احمد صاحب اور علمائے کرام بذریعہ کار مغرب سے پہلے ہی مہو بھنڈار پہنچ گئے جبکہ احباب جماعت موسیٰ بنی مائنز ایک ٹرک میں سوار ہو کر تشریف لائے۔ ٹھیک سات بجے شام جناب کے۔ ایس سخاوت صاحب سینئر ڈی۔ جی ایم ورکس کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب نے کی بعدہٗ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سُنایا۔ اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ مدراس نے کی موصوف نے عالمی بے چینی اور ترقی یافتہ ممالک کی اسلحہ سازی میں ایک دوسرے پر مسابقت اور سر پر منڈلا رہی تیسری عالمگیر تباہی کا نقشہ دانشوروں اور اخبارات کے اقتباسات سے پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ایسے نازک دَور میں جملہ مذاہب نے ایک مصلح اور اوتار کی بشارت دی ہے اور وہ موعود اقوام عالم بانی جماعت احمدیہ کا وجود ہے۔ آپ ہی نے دُنیا کو امن اور شانتی کا راستہ دکھایا ہے۔

اور بجز اسلام کی حسین تعلیمات پر عمل کئے اب دُنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔

اس تعارفی تقریر کے بعد مہمان خصوصی جناب کے ایس سخاوت صاحب جنہوں نے اپنی دیگر مصروفیات کے سبب واپس چلے جانا تھا، حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ اس قسم کے اسٹیج تیار کر کے باہمی پیار اور محبت اور امن کے ماحول کو قائم کرنے میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہے اور ان کا لٹریچر بھی قابل تعریف ہے ہم ایسے جلسوں سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔

موصوف کے تشریف لے جانے کے بعد اجلاس کی بقیہ کارروائی مکرم سید فضل احمد صاحب پٹنہ کی صدارت میں جاری رہی۔ جناب ڈاکٹر شرما صاحب نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ دُنیا آج جس قدر سائنس میں ترقی کر رہی ہے اُسی قدر مذہب سے دُور جا رہی ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ مفاد پرست اور خود غرض لوگوں نے مذہب کو بد نام کر رکھا ہے۔ موصوف نے بتایا کہ جماعت احمدیہ جس رنگ میں دین اسلام کو پیش کر رہی ہے اور دُنیا کو مذہب کے قریب لانے کے لئے جو کوششیں کر رہی ہے قابل ستائش ہے۔

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے سیرت آنحضرت صلعم کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے عالمگیر اخوت اور مساوات قائم کرنے کے سلسلہ میں قرآنی تعلیمات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور اُسوۂ حسنہ کو پیش فرمایا۔

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے تقریر کرتے ہوئے گوربانی کے متعدد شلوک سُنائے اور مختلف مذاہب میں موعود اقوام عالم کی آمد کے بارہ میں پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ ایک سکھ دوست نے اپنی دو نظمیں سُنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ بعد ازاں مکرم احسان الحق صاحب ابن مکرم مولوی محسن خان صاحب مرحوم نے شری راجندر جی کی سوانح حیات پر اُڑیہ زبان میں تقریر کرتے ہوئے ویدک دھرم کی مقدس کتابوں کے کئی شلوک سُنائے۔ بعدہٗ مکرم سید عبدالباقی صاحب جوڈیشیل مجسٹریٹ نے تقریر

کی اور انبیاء و مرسلین کی مخالفت اور خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کی سُنت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کی مخالفت اور انذار اور تبشیر پر مشتمل حضور علیہ السلام کی چند پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا۔ آخری تقریر مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب آف کالکتہ کی تھی آپ نے بنگلہ زبان میں ایک برجستہ اور معلوماتی تقریر فرمائی۔

محترم سید فضل احمد صاحب صدر تبلیغی منصوبہ بندی کمیشن بہار نے اپنی صدارتی تقریر میں عالمگیر قومی یکجہتی کے متعلق قرآن کریم کی حسین تعلیمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آج دُنیا میں نہ امریکہ امن قائم کر سکتا ہے نہ روس اور نہ چین نہ ہی جاپان بلکہ اور صرف اسلام کی حسین تعلیمات پر عمل کر کے ہی آج دُنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ اور اسی حقیقت کو جماعت احمدیہ قولی اور عملی رنگ میں پیش کرتی چلی جا رہی ہے۔

رات دس بجے اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام کو پہنچا بفضلہ تعالیٰ کئی غیر مسلم اور غیر احمدی دوست شریک ہوئے روشنی۔ لاؤڈ اسپیکر اور کرسیوں وغیرہ کا معقول انتظام کیا گیا تھا۔

اجتماع کا دوسرا دن

انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کے دوسرے دن کی کارروائی مورخہ ۱۶؍۳؍۸۶ کو نماز تہجد سے شروع ہوئی جو مکرم مولوی غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ سلسلہ نے پڑھائی اور مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل نے نماز فجر پڑھا کر مختصر اور جامع درس دیا۔

ناشتہ وغیرہ سے فراغت کے بعد ٹھیک ۹ بجے صبح مکرم سید فضل احمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی کا آغاز مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا بعدہٗ مکرم محمد نصیر الدین صاحب نے نظم سُنائی۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم ناصر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ جمشید پور کی تھی آپ نے "فضائل قرآن مجید" کے عنوان پر عمدہ تقریر فرمائی بعدہٗ مکرم مولوی غلام مہدی صاحب ناصر نے "نماز" کے موضوع پر مؤثر تقریر فرمائی۔ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم شیخ محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز نے "موجودہ ابتلاء اور ہماری ذمہ داریاں" کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے صبر اور صلوٰۃ کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔ بعد ازاں مکرم ماسٹر

مشرق علی صاحب ایم اے ناظم اعلیٰ بنگال نے بنگال، آسام اور بنگلہ دیش میں تبلیغی مساعی پر دلچسپ اور ایمان افروز رنگ میں روشنی ڈالی۔ بعدہٗ مکرم سید عبدالباقی صاحب نے ضرورت نبوت از روئے قرآن کے موضوع پر ایک ٹھوس تقریر فرمائی۔ بعد ازاں مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس، مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم اور مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل نے تقاریر کیں اور فریضہ تبلیغ اور قومی یکجہتی اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام وغیرہ موضوعات پر روشنی ڈالی۔

پریس کانفرنس

انتظامیہ کی دعوت پر جمشید پور سے پریس کے پانچ نمائندگان مع فوٹوگرافر اس جلسہ کے دوران تشریف لائے اور تقاریر سُنتے رہے بعدہٗ پریس کانفرنس ہوئی۔ مکرم سید فضل احمد صاحب نے مشہور اخبار امریتا بازار پتریکا اور اُدت وانی کے نمائندوں کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے بفضلہ تعالیٰ یہ پریس کانفرنس نہایت کامیاب رہی۔ اگلے دن امریتا بازار پتریکا میں جلسہ کی کارروائی کی فوٹو نمایاں طور پر شائع ہوئی۔

موسیٰ بنی مائنز میں جلسہ پیشوایان مذاہب

مورخہ ۱۶ مارچ کو بعد نماز مغرب و عشاء مسٹر دکا کے ٹریننگ ڈی۔ جی ایم مائنز مہمان خصوصی اور مکرم سید فضل احمد صاحب کی صدارت میں جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد عمل میں آیا اس جلسہ میں اس علاقے کے ایم ایل اے اور دیگر غیر مسلم معززین اور بعض غیر احمدی دوستوں نے بھی شرکت کی۔ منور احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم شرافت احمد خانصاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم۔ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل۔ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری، مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس۔ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور۔ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے نے سیرت آنحضرت صلعم، پیشوایان مذاہب کا احترام، قومی یکجہتی اور امن عالم اور ... کی زندگی میں مذہب ... وغیرہ عنوانات پر تقاریر کیں، جبکہ مسٹر ... صاحب نے حضرت ... پیغمبر جی کی اور مسٹر ... نے حضرت ... جی کی سیرت و سوانح پر روشنی ڈالی۔ مہمان خصوصی زبانی ملاحظہ فرمائے صفحہ ۱۲ پر)

لجنات اماء اللہ بھارت کیلئے ضروری اعلان

بابت انتخاب اکتوبر ۱۹۸۶ء تا ستمبر ۱۹۸۹ء

جملہ عہدیداران لجنات اماء اللہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان عہدیداران کے تقرر کی منظوری کی معیاد ۳۰ ستمبر ۱۹۸۶ء کو ختم ہو رہی ہے۔ اس لئے اس تاریخ سے پہلے پہلے آئندہ تین سال (اکتوبر ۱۹۸۶ء تا ستمبر ۱۹۸۹ء) کے لئے جملہ عہدیداران لجنات اماء اللہ بھارت کا انتخاب کروا کر دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے پتہ پر بھجوائیں تا منظوری دی جائے۔

قوانین انتخاب صدر لجنات اماء اللہ بھارت

(۱):- ہر شہر اور دیہات کی صدر کا انتخاب تین سال کے بعد ہوگا۔ جہاں حلقہ جات قائم ہیں۔ ہر حلقے کی صدر کا انتخاب بھی حلقے میں کیا جائے۔

(۲):- کم از کم تین نام انتخاب کے لئے ضرور پیش ہونے چاہئیں۔

(۳):- جس صدر کا نام انتخاب کے لئے پیش کیا جائے اس کے لئے قرآن کریم باترجمہ جاننا ضروری ہے۔ اگر پورا نہیں تو کچھ حصہ ترجمہ کا آنا ضروری ہے۔ دیہات میں قرآن مجید ناظرہ کا جاننا ضروری ہے۔

(۴):- جس اجلاس میں انتخاب ہو رہا ہو اس کی صدارت وہ خاتون نہیں کر سکتی جس کا اپنا نام پیش کیا جا رہا ہو۔ امیر صاحب مقامی کے مشورے سے کسی قابل اعتماد خاتون کی صدارت میں انتخاب کروایا جائے۔

(۵):- انتخاب بذریعہ ووٹ ہوگا یا اعلانیہ۔

(۶):- کورم ½ ہوگا اگر ایک بار اجلاس بلانے پر کورم پورا نہ ہو تو دوسری بار ⅓ ہوگا۔ لیکن صدر یا سیکرٹری یا جو بھی ذمہ دار ہو اسے ثابت کرنا ہوگا کہ اس نے اچھی طرح اطلاع کر دی ہے۔ تیسری مرتبہ جس قدر ممبرات موجود ہوں گی ان کی موجودگی میں انتخاب ہو جائے گا اور انتخاب میں وہی موجود ہوں گی جو لجنہ کا چندہ دینے والی ہونگی۔

(۷):- انتخاب کے لئے اشارۃً یا وضاحتاً پروپیگنڈہ کی اجازت نہ ہوگی۔

(۸):- منتخب شدہ نام مرکز میں برائے منظوری پیش کئے جائیں اور یہ نام امیر صاحب مقامی کی تصدیق کے ساتھ آئیں گے کہ ان کو منتخب شدہ خاتون کی دینی اور اخلاقی حالت پر کوئی اعتراض نہیں۔

(۹):- جس خاتون کا نام بطور صدر پیش ہو وہ پنج وقت نماز کی پابند ہو۔ جماعت اور لجنہ کے لازمی چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہو۔ راستباز۔ دیانت دار ہو۔ نظام کی پابند اور باپردہ ہو۔

(۱۰):- کوشش کی جائے کہ انتخاب امیر جماعت احمدیہ یا مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی موجودگی میں پردہ کی رعایت کے ساتھ کروایا جائے۔ اور ان کی تصدیق کے ساتھ انتخاب مرکز میں بھجوایا جائے۔

(۱۱):- دیگر عہدیداران کے نام بھی اسی صورت میں پیش کئے جائیں جبکہ وہ قرآن مجید ناظرہ جانتی ہوں اور باپردہ ہوں۔ کسی بے پردہ عورت کو عہدہ نہ دیا جائے۔

مندرجہ بالا امور کو مدنظر رکھ کر ہر لجنہ شروع ماہ اگست ۱۹۸۶ء میں اپنا نیا انتخاب کروائے اور منظوری دیئے جانے کے بعد مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۸۶ء سے نئی عہدیدار کام سنبھال لیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

ولادت

خاکسار کی بیٹی عزیزہ مہر النساء انجم سلمہا اہلیہ عزیزم محمد مبشر احمد صاحب ساکن چندا پور آندھرا پردیش کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بتاریخ ۲۰-۲-۸۶ بیٹی عطا فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام "راشدہ مسرور ریحانہ عصمت" تجویز فرمایا ہے۔ مبلغ دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ قارئین بدر سے نومولودہ کے نیک، صالح و خادمہ دین ہونے اور درازیٔ عمر و بلندیٔ اقبال اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ خاکسار۔ مسعود احمد شیخ واقف زندگی معلم وقف جدید حیدر آباد

رمضان المبارک کا مہینہ قادیان میں گذارنے کے سلسلہ میں ضروری اعلان

انشاء اللہ تعالیٰ امسال رمضان شریف اواخر مئی ۱۹۸۶ء سے شروع ہو رہا ہے۔ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے جو دوست یہ بابرکت مہینہ مرکز سلسلہ قادیان میں تشریف لا کر گزارنے کے خواہشمند ہوں۔ اور یہاں کے دینی و روحانی ماحول میں روزے رکھنے، درس قرآن مجید و حدیث شریف سننے اور اعتکاف بیٹھنے کے متمنی ہوں، انہیں چاہیئے کہ اپنی درخواستیں صدر صاحب جماعت کی تصدیق سے جلد نظارت دعوت و تبلیغ قادیان میں بھجوا دیں۔ درخواست میں یہ بھی وضاحت فرمائیں کہ آیا وہ قادیان میں قیام کے دوران اپنے نان و نفقہ کے اخراجات خود برداشت کریں گے یا لنگر خانہ سے ان کے کھانے کا انتظام ہونا چاہیئے۔ امید ہے احباب اپنی درخواستیں جلد بھجوا دیں گے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

امتحان دینی نصاب برائے جماعتہائے احمدیہ ہندوستان

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال ۱۳۶۵ ہش کے امتحان دینی نصاب کے لئے نظارت دعوۃ و تبلیغ کی شائع کردہ کتاب "عقائد احمدیت" مقرر کی گئی ہے۔ یہ امتحان ۲۸ ستمبر ۱۹۸۶ء بروز اتوار ہوگا۔ احباب جماعت اس دینی امتحان میں کثرت سے شامل ہوں۔ جملہ عہدیداران جماعت اور مبلغین و معلمین احباب جماعت کو اس امتحان دینی نصاب کی اہمیت و برکات سے روشناس کرائیں۔ اور امتحان میں شامل ہونے والے احباب کے نام مع ولدیت نظارت ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمادیں۔ کتاب نظارت ہذا سے رعایتی قیمت ۴/- روپے میں مل سکتی ہے۔ اخراجات ڈاک اس کے علاوہ ہونگے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کی مساعی میں برکت دے اور جزائے خیر عطا فرمائے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

موسیٰ بنی مائنز کا کامیاب جلسہ سالانہ (بقیہ صفحہ ۱۳)

(بقیہ صفحہ ۱۳)

مکرم دی۔ کے پرانک ڈی جی ایم مائنز نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کے اسلامی نظریات اور مساعی کی تعریف کی۔ آخر میں مکرم شیخ محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز نے جملہ نمائندگان مہمانان کرام اور مبلغین کرام کا شکریہ ادا کیا۔

علمی مقابلہ جات محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی خواہش پر ناظم اطفال موسیٰ بنی مائنز نے اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ موسیٰ بنی مائنز کو علمی مقابلوں کے لئے تیار کیا۔ چنانچہ مورخہ ۷ مارچ کو بعد نماز مغرب و عشاء اطفال اور ناصرات کے تلاوت، نظم خوانی اور تقاریر کے مقابلے ہوئے۔ بفضلہ تعالیٰ کثیر تعداد میں اطفال اور ناصرات نے شرکت کی آخر میں محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال و ناصرات میں انعامات تقسیم کئے۔ مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم نے ان مقابلوں میں جج کے فرائض انجام دیئے۔ اللہ تعالیٰ ان جملہ پروگراموں کو بابرکت اور نتیجہ خیز بنائے۔ آمین۔

تقسیم انعامات آڑیسہ کی مجالس انصار اللہ نے بعض شیلڈ اور کپ مختلف جہات میں اچھا کام کرنے والی مجالس کی حوصلہ افزائی کے لئے تیار کی ہوئی ہیں۔ چنانچہ داعی الی اللہ شیلڈ مجلس انصار اللہ سورو کو اور حسن کارکردگی کی شیلڈ مجلس انصار اللہ کیرنگ کو اور صحابہ کپ مجلس انصار اللہ موسیٰ بنی مائنز کو دیا گیا یہ انعامات مکرم سید فضل احمد صاحب نے تقسیم کئے اجتماعی دعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام کو پہنچا۔

درخواست دعا:- لندن سے مکرمہ عائشہ صدیقہ صادق صاحبہ اہلیہ مکرم سید مجیب اللہ صادق صاحب اطلاع دیتی ہیں کہ ان کے خاوند کو پولیس کیطرف سے ایک جھوٹے مقدمہ میں ملوث کیا گیا ہے۔ یکم اپریل سے کراؤن کورٹ میں سماعت ہو گی قارئین بدر سے موصوف کے باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE:- 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۔ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA - 700073.

"مَیں وُہی ہُوں

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا۔"

(فتحِ اسلام مصنّفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بون مل

نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدر آباد - ۵۰۰۲۵۳

دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعفِ دینِ مصطفےٰ ؐ ۔ مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار

بی۔ ایم۔ الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے :-

- الیکٹریکل انجینئرس
- الیکٹریکل ورکنگ
- لائسنس کنٹریکٹس
- موٹر وائنڈنگ ۔

C-10 LAXMI GOBIND APART. J.P. ROAD, VERSOVA

FOUR BUNGLOWS, ANDHERI (WEST)

574108
629389

BOMBAY - 58

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ

23-5222
23-1652 ٹیلیفون نمبر

آٹو ٹریڈرز

۱۶ ۔ مینگو لین ۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM

برائے :- ایمبیسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS

6-MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

محبّت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,

2-TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

M/S PERFECT TRAVEL AIDS

SHED NO. C-16.

INDUSTRIAL ESTATE,

MADIKERI - 571201

PHONE NO. { OFFICE. 806
RESI. 283

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES

17-A, RASOOL BUILDINGS.

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA

BOMBAY - 8.

ریگزین۔ فوم۔ عنبس۔ چمڑے اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ہینڈ بیگ۔ زنانہ و مردانہ۔ ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز!

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹر کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS

13-SANTHOME HIGH ROAD.

MADRAS - 600004.

PHONE NO. { 76360
74550.

آٹو ونگس

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِىْ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ } کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:۔ 294

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SAIRA Traders

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC CHAPPALS.
SHOE MARKET, NAYA POOL, HYDERABAD-500002
PHONE - 522860.

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلْمُسْلِمُ مِرْآةُ الْمُسْلِمِ

ایک مسلمان شیشہ ہے دوسرے مسلمان کا

(محتاجِ دعا)

یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" } ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ۔

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی۔ وی۔ اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس!

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبّر۔

(کشتی نوح)

M.MOOSA RAZA SAHEB & SONS
NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM:- MOOSA RAZA }
PHONE:- 605558 } BANGALORE-2.

حیدرآباد میں فون نمبر:- 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۱۶-۱-۴۸۷ سعید آباد۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے"۔ (ملفوظات جلد ہشتم ص۳۱)

فون نمبر:- ۴۲۹۱۶ ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:۔ کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوس۔ ہارن ہوفس وغیرہ۔

(پتہ)

نمبر ۲۰/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن۔ حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"ہمارا کوئی دین بجز اسلام نہیں۔"

(الحکم جلد ۳ ص۲۹)

AIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:۔

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!